خطبہ نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 28/ نومبر 2022ء | 3/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 28/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:260

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

(آل عمران: 135)

ترجمہ: (یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فرمان خلیفۂ وقت

اسلام کی تعلیم بڑی حکمت والی ہے کہ جو غلطی کردی جائے تو فیصلہ کرتے وقت اگر انسان کسی چیز کے خلاف بھی ہو، کسی شخص کے خلاف بھی ہو، کوئی سزا ایسا معاملہ ہو تو تب بھی سوچ سمجھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہئے نہ کہ مغلوب الغضب ہو کر۔ بعض جگہ سختی کرنی پڑتی ہے لیکن غضب میں آکر غصہ میں آکر سختی کرنا جائز نہیں۔ اسلام میں سزاؤں کا تصور ہے لیکن اس کے لئے اصول و قواعد ہیں۔ غضب میں آکر سزا حکمت سے دُور لے جاتی ہے، انصاف سے دور لے جاتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ غضب میں آکر اگر سزا دو گے تو یہ دل کی سختی بن جائے گی اور جب دل سخت ہو جائیں تو پھر معارف اور حکمت کی باتیں منہ سے نہیں نکلتیں بلکہ عقل ماری جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ غصّہ کو دباؤ۔ دماغ کو ٹھنڈا کرو۔ پھر سزا دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرو بشرطیکہ اس کا اختیار بھی رکھتے ہو۔ یہ نہیں کہ ہر ایک کو اٹھ کے سزا دینے کا اختیار مل گیا۔ غصہ کو دبانے کے لئے صبر کا مادہ ہونا ضروری ہے۔ پس صبر کے معیاروں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرنے والوں کی عقل وفکر کی قوتوں کو روشنی ملتی ہے۔ ان کی سوچیں بالغ ہوتی ہیں۔ ان کو روشنی ملتی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی رہنمائی ملتی ہے۔ اگر ایک مومن کسی بھی بات کا عقل سے کوئی فیصلہ کرنے والا ہو چاہے وہ ناپسندیدہ بات ہو تو ان کے فیصلہ میں جلد بازی نہیں ہوتی بلکہ صبر سے، سوچ سمجھ کے فیصلہ کرتے ہیں بلکہ مثبت اور منفی پہلو دیکھ کر تفصیل میں جا کر پھر فیصلے ہوتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23/ ستمبر 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- درسِ توحید (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز
- حضرت ابو بکر صدیقؓ
- محترمہ امۃ الرافع مرحومہ کا ذکر خیر

فرمان رسولؐ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے۔

صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو کسی کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ اسے عزت میں بڑھا دیتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند ابی ہریرہ 9643)

حضرت سہل بن معاذ بن انسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگزر کرے۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین، مسند معاذ بن حسن 15703)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

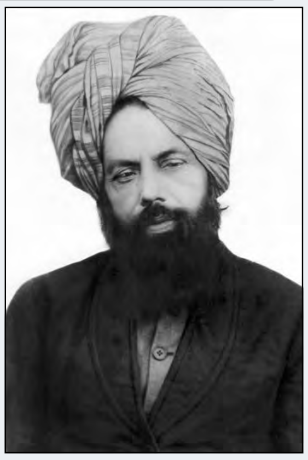

- یاد رکھو! جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے اور جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کل ناکردنی افعال سے دور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جایا کرتی ہے سو دیکھو! اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا نے ہمیں دیئے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 233 ایڈیشن 2016ء)

- یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں۔ اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 510 ایڈیشن 2016ء)

- قانون انصاف کے رو سے ہر ایک بدی کی سزا اُسی قدر بدی ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے گناہگار کو معاف کرے بشرطیکہ اُس معاف کرنے میں شخص مجرم کی اصلاح ہو نہ یہ کہ معاف کرنے سے اور بھی زیادہ دلیر اور بیباک ہو جائے تو ایسا شخص خدا تعالیٰ سے بڑا اجر پائے گا۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 163)

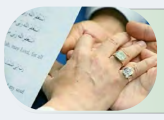

دربارِ خلافت

چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بیوی بچوں کی وجہ سے عملی اصلاح میں روک کی بے شمار مثالیں ہیں۔ کئی اعمال ایسے ہیں جو انسان کی کمزوری ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیوی بچوں کے لاڈ یا ضروریات اُن کے آڑے آ جاتی ہیں۔ ان کی محبت اُس کو نیک عمل سے روک لیتی ہے۔ بچوں کے حق میں جھوٹی گواہیاں، بچوں کے لاڈ کی وجہ سے دی جاتی ہیں۔غریب ممالک میں یا تیسری دنیا کے ممالک میں تو یہ بیماری عام ہے کہ افسران رشوت لیتے ہیں۔صرف اپنے لئے نہیں لیتے بلکہ بچوں کے لئے، جائیدادیں بنانے کے لئے، بچوں کے لئے جائیدادیں بنا کر چھوڑ جانے کے لئے وہ رشوت لیتے ہیں یا اُنہیں تعلیم دلوانے کے لئے، مہنگے سکولوں میں پڑھوانے کے لئے رشوت لی جاتی ہے۔

پس انسانی اعمال کی درستی میں جذبات اور جذبات کو اُبھارنے والے رشتے روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی درستی اس صورت میں ممکن ہے جب خدا تعالیٰ کی محبت ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس محبت کی شدت کے مقابلے میں بیوی بچوں کی محبت اور اُن کے لئے پیدا ہونے والے جذبات معمولی حیثیت اختیار کر لیں۔ اور انسان اس کے اثرات سے بالکل آزاد ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو عملی اصلاح بہت مشکل ہے۔

چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا۔یعنی عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے تبھی عملی اصلاح ہوسکتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17صفحہ 380خطبہ جمعہ 12/ جون 1936ء)

ہر کام کرتے وقت یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کے نتائج نیک ہیں یا نہیں۔ اس کام کو کرنے کی مجھے اجازت ہے یا نہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات پر عمل کر رہا ہوں یا نہیں کہ قرآنِ کریم کے جو سات سو حکم ہیں اُن پر عمل کرو۔ کہیں میں ان سے دُور تو نہیں جا رہا۔مثلاً دیانت سے کام کرنا ایک اہم حکم ہے۔ ایک دکاندار کو بھی یہ حکم ہے، ایک کام کرنے والے مزدور کو بھی یہ حکم ہے اور اپنے دائرے میں ہر ایک کو یہ حکم ہے کہ دیانتدار بنو۔ ایک دکاندار ہے، اُس کے سامنے دیانت سے چلنے کا حکم کئی بار آتا ہے۔ ایک انجان گاہک آتا ہے تو اُسے وہ یا کم معیار کی چیز دیتا ہے، یا قیمت زیادہ وصول کرتا ہے، یا اُس مقررہ قیمت پر کم وزن کی چیز دیتا ہے۔ یہ بیماری جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، ان ملکوں میں تو کم ہے لیکن غریب ممالک میں بہت زیادہ ہے۔ پس گاہک کو چیز دیتے ہوئے کوئی تو یہ سوچتا ہے کہ اس گاہک کی کم علمی کی وجہ سے میں فائدہ اُٹھاؤں۔ کوئی کہتا ہے کہ اگر میں وزن میں اتنی کمی ہر گاہک کے سودے میں کروں تو شام تک میں اتنا بچا لوں گا۔بعض دفعہ گاہک کی سخت ضرورت اور مجبوری دیکھ کر اصل منافع سے کئی گنا زیادہ منافع کما لیا جاتا ہے۔ یہ تو ویسے بھی تجارت کے جو اخلاق ہیں اُن کے خلاف ہے لیکن اسلام تو اس کو سختی سے منع کرتا ہے۔منافع کے ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربوہ جو آباد ہوا ہے تو وہاں کے دکانداروں کو یہ نصیحت کی تھی کہ تم منافع کم لو تو تمہارے پاس گاہک زیادہ آئیں گے۔ لیکن میرے پاس بعض شکایات ایسی آ رہی ہیں یا آتی رہتی ہیں کہ ربوہ میں دوکاندار اتنا منافع کمانے لگ گئے ہیں کہ لوگ چنیوٹ جا کر سودا خریدنے لگ گئے ہیں۔یعنی اپنوں کے بجائے غیروں کے پاس احمدیوں کا روپیہ جانے لگ گیا ہے اور اس کے ذمہ دار ربوہ کے احمدی دکاندار ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمارے احمدی دکاندار سوچیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ یہ جہاں بھی ہوں، صرف ربوہ کی بات نہیں ہے۔ جہاں بھی دکاندار ہو، ایک احمدی دکاندار کا معیار ہمیشہ اچھا ہونا چاہئے، اُن کا وزن پورا ہونا چاہئے، کسی چیز میں نقص کی صورت میں گاہک کے علم میں وہ نقص لانا ضروری ہونا چاہئے۔منافع مناسب اور کم ہونا چاہئے۔ اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ تجارت میں برکت پڑتی ہے، کمی نہیں آتی۔ اسی طرح ہر میدان کے احمدی کو اپنی دیانت کا حسن ظاہر کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر وقت اس حکم کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے جو ابھی پڑھا ہے، تبھی عملی اصلاح ممکن ہو گی۔ ہر وقت دہراتے رہنا پڑے گا کہ میری عملی اصلاح کے لئے مَیں نے یہ یہ کام کرنے ہیں۔ اسی طرح دوسری برائیاں ہیں، مثلاً جھوٹ ہے۔ ہر بات کہتے وقت یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ میری بات میں کوئی غلط بیانی نہ ہو۔

پھر اس کی دکانداروں کی لاپرواہی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک دکاندار نماز کا وقت آتا ہے تو نماز کے لئے چلا جاتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں دکان کھلی رکھوں تا کہ اس عرصے میں جتنے گاہک آئیں وہ میرے پاس آئیں۔ پس ایک طرف تو نیک اعمال کا خیال رکھنے والے نماز کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف پیسہ کمانے کا سوچنے والے اس سے بے پرواہ اپنے دنیاوی فائدے دیکھنے کے لئے منافع بنانے کی سوچ رہے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہر کام کرنے سے پہلے نیک اعمال کی اصلاح کو سوچیں، اُن کی نظر دنیاوی فائدے کی طرف ہوتی ہے اور وہ اُس کے متعلق سوچتے ہیں۔ ربوہ کے دکانداروں کے بارے میں پھر میں کہوں گا کہ ایک دفعہ ایک شکایت آئی تھی کہ نماز کے وقت میں دکانیں بند نہیں کرتے۔ تو اب بہرحال اُن کی رپورٹ آئی ہے کہ سب نے یہی کہا ہے کہ اب ہم ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ کرتے رہیں گے۔ خدا کرے کہ یہ لوگ اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ اسی طرح قادیان کے دکاندار ہیں اور آجکل تو قادیان میں جلسے کی وجہ سے گہما گہمی ہے، اُنہیں بھی اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ گاہک باہر سے آئے ہوئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے فرائض جو ہیں اُن کو بھول جائیں۔ وہاں اُن کو نمازوں کے اوقات میں اپنی دکانیں یا اپنے سٹال جو ہیں وہ بہرحال بند کرنے چاہئیں اور دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو فرائض ہیں، اُن کی ادائیگی کے لئے اُن کو بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اعمال پر بار بار توجہ دینے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا ہو لیکن بے احتیاطی سے اگر بیٹھے گا تو گھوڑا اُسے نیچے گرا دے گا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے اعمال پر نگاہ رکھنی پڑے گی اور رکھنی چاہئے۔ لحہ بھر کے لئے اگر بے احتیاطی ہو جائے تو مومن کا جو معیار ہے اُس سے وہ گر جائے گا اور اس کے اعمال کی اصلاح بھی نہیں ہو گی۔

(خطبہ جمعہ 20/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

درسِ توحید

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اُس میں وہ کیا نہیں

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اُس یار سا نہیں

واحِد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اِسی میں کہ اُس سے لگاؤ دِل
ڈھونڈو اُسی کو یارو! بُتوں میں وفا نہیں

اِس جائے پُر عذاب سے کیوں دِل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

(رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ دسمبر 1908ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/ نومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی مال نے کبھی وہ فائدہ نہیں پہنچایا جو مجھے ابوبکر کے مال نے فائدہ پہنچایا ہے۔۔۔حضرت ابوبکرؓ یہ سُن کے رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! مَیں اور میرا مال تو صرف آپؐ ہی کے لئے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مختلف پہلوؤں کے تذکرہ میں خدمتِ خلق اور محتاجوں کو کھانا کھلانے وغیرہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا! قبولِ اسلام سے قبل بھی آپؓ قریش کے بہترین لوگوں میں شمار ہوتے اور لوگوں کو جو بھی مشکل پیش آتی تھی وہ اُن میں آپؓ سے مدد لیا کرتے تھے۔ آپؓ مکہ میں اکثر مہمان نوازی اور بڑی بڑی دعوتیں کیا کرتے تھے۔ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے، سردیوں میں کمبل خریدتے اور اُنہیں محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔

خلیفہ بننے کے بعد بھی مسلسل چھ ماہ تک انجام دہی خدمت

منصب خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے آپؓ ایک لاوارث کُنبہ کی بکریوں کا دودھ دوہا کرتے تھے، جب آپؓ خلیفہ بن گئے تو اُس کُنبہ کی ایک بچی کہنے لگی کہ اب تو آپؓ ہماری بکریوں کا دودھ نہیں دوہا کریں گے؟ یہ سُن کر آپؓ نے فرمایا: کیوں نہیں، اپنی جان کی قسم! مَیں تمہارے لئے ضرور دوہوں گا اور مجھے امید ہے کہ مَیں نے جس چیز کو اختیار کیا ہے وہ مجھے اِس عادت سے نہ روکے گی جس پر مَیں تھا۔ چنانچہ آپؓ حسب سابق اُن کی بکریوں کا دودھ دوہتے نیز مسلسل چھ ماہ تک یہ خدمت سرانجام دیتے رہے، پھر آپؓ نے مدینہ میں رہائش اختیار کر لی۔

خدمتِ خلق میں ہی بڑائی خیال کرنا

حضرت المصلح الموعودؓ بیان فرماتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ بھی خلافت کے لائق تھے اور لوگوں نے کہا بھی کہ اُن کی طبیعت حضرت عمرؓ سے نرم ہے اور لیاقت بھی اُن سے کم نہیں، اِن کو آپؓ کے بعد خلیفہ بننا چاہئے، لیکن آپؓ نے خلافت کے لئے حضرت عمرؓ کو ہی منتخب کیا باوجودیکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طبائع میں اختلاف تھا۔ پس آپؓ نے خلافت سے ذاتی فائدہ کوئی حاصل نہیں کیا بلکہ آپؓ خدمت خلق میں ہی بڑائی خیال کیا کرتے تھے۔۔۔کون سی شے ہے جو بادشاہت سے حضرت ابوبکرؓ نے حاصل کی، کیا سرکاری مال کو اپنا قرار دیا اُنہوں نے اور حکومت کی جائدادوں کو اپنا مال قرار دیا، ہرگز نہیں! جو اشیاء اُن کے رشتہ داروں کو ملیں وہ اُن کی ذاتی جائداد سے تھیں۔

ایسا ہی سب کو چاہئے کہ خدمتِ خلق کرے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہیں حق اللہ اور حق العباد۔ آنحضرتؐ کی طرف دیکھو کہ کس قدر خدمات میں عمر کو گزارا اَور حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اِتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی، حضرت ابوبکرؓ نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو! کہ یہ کس قدر التزام تھا، جب آپؓ فوت ہو گئے تو اُس بڑھیا نے کہا کہ آج ابوبکرؓ فوت ہو گیا۔ اُس کے پڑوسیوں نے کہا کہ کیا تجھ کو الہام ہوا یا وحی ہوئی؟ تو اُس نے کہا نہیں! آج حلوہ لے کر نہیں آیا اِس واسطے معلوم ہوا کہ فوت ہو گیا یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوہ نہ پہنچے، دیکھو کس قدر خدمت تھی، ایسا ہی سب کو چاہئے کہ خدمتِ خلق کرے۔

معیار پردہ پوشی

حضرت ابوبکرؓ فرماتے اگر مَیں چور کو پکڑتا تو میری سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی کہ خدا اُس کے جرم پر پردہ ڈال دے۔

مجسمہ شجاعت و بہادری

آپؓ بڑے بڑے خطرہ کو اسلام کی خاطر یا نبی اکرمؐ کی محبّت اور عشق کی بدولت خاطر میں نہ لاتے تھے، مکی زندگی میں جب آپؓ نے نبی اکرمؐ کی ذات کے لئے کوئی خطرہ یا تکلیف کا موقع دیکھا تو آپؐ کی حفاظت و نصرت کے لئے دیوار بن کر سامنے کھڑے ہو جاتے۔ شعب ابی طالب میں تین سال تک اثیری و محصوری کا زمانہ آیا تو ثابت قدمی، استقلال کے ساتھ وہیں موجود رَہے۔ پھر ہجرت کے دوران اُنہیں حضورؐ کی صحبت و معیّت کا اعزاز ملا حالانکہ جان کا خطرہ تھا، جتنی بھی جنگیں ہوئیں حضرت ابوبکرؓ نہ صرف یہ کہ اُن میں شامل ہوئے بلکہ حفاظتِ رسول اللہؐ کے فرائض آپؓ سرانجام دیتے، آپؓ کی اِسی جرأت اور بہادری کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت علیؓ نے آپؓ کو لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر شخص قرار دیا۔

مہمات کی کمان

حضرت سلمہؓ بن اَکوَع بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی اکرمؐ کی معیّت میں سات غزوات میں شرکت کی اور جو جنگی مہمات آپؐ نے روانہ فرمائیں اِن میں سے نو مہمات میں مجھے شامل ہونے کا موقع ملا اور اِن میں کبھی تو ہماری کمان حضرت ابوبکرؓ کے پاس ہوتی تھی اور کبھی حضرت اُسامہؓ بن زیدؓ کے پاس۔

اپنی مثال آپ

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد جب گویا سارا عرب ہی مرتد ہو گیا، اِن حالات میں جس جرأت اور شجاعت کا عملی مظاہرہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

کتنا قربانی کرنے والا انسان تھا

حضرت المصلح الموعودؓ بیان فرماتے ہیں: ایک دفعہ کفار نے آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر زور سے کھینچنا شروع کیا، حضرت ابوبکرؓ کو اِس بات کا علم ہوا تو دوڑے ہوئے آئے اور آپؓ نے اُن کفار کو ہٹایا اور فرمایا! اَے لوگو تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا کہ تم ایک شخص کو محض اِس لئے مارتے پیٹتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے، وہ تم سے کوئی جائداد تو نہیں مانگتا، پھر تم اُسے کیوں مارتے ہو؟ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے زمانہ میں سب سے بہادر حضرت ابوبکرؓ کو سمجھتے تھے کیونکہ دشمن جانتا تھا کہ اگر مَیں نے محمد رسول اللہؐ کو مار لیا تو اسلام ختم ہو جائے گا اور ہم نے دیکھا کہ ہمیشہ ابوبکرؓ رسول کریمؐ کے پاس کھڑے ہوتے تھے تاکہ جو کوئی آپؐ پر حملہ کرے اِس کے سامنے اپنا سینہ کر دیں۔

کلام اللہ کے ہوتے ہوئے انسانی قلب میں مایوسی پیدا ہو ہی نہیں سکتی

غار ثور میں دشمن کے سر پر پہنچنے اور حضرت ابوبکرؓ کی گھبراہٹ نیز آنحضرتؐ کی جانب سے بڑے جوش میں تسلّی دیئے جانے کے تناظر میں حضرت المصلح الموعودؓ بیان فرماتے ہیں۔ بعض شیعہ لوگ اِس واقعہ کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ ابوبکر نعوذ باللہ! بے ایمان تھا وہ اپنی جان دینے سے ڈر گیا۔ حالانکہ تاریخوں میں صاف لکھا ہے کہ جب رسول کریمؐ نے فرمایا! لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یا رسول اللہؐ! مَیں اپنی جان کے لئے تو نہیں ڈرتا، مَیں اگر مارا گیا تو صرف ایک آدمی مارا جائے گا، مَیں تو آپؐ کے لئے ڈرتا ہوں کیونکہ اگر آپؐ کو نقصان پہنچا تو صداقت دنیا سے مِٹ جائے گی۔

خدا کا بنایا ہوا خلیفہ کس قدر جرأت اور دلیری رکھتا ہے

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں: زکوٰۃ تو ایسی ضروری چیز ہے کہ جو نہیں دیتا وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا: خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَتُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا وَصَلِّ عَلَیۡہِمۡ (التوبہ:103) اِس میں تو رسول کریمؐ کو حکم ہے کہ تُو لے، اب جبکہ آپؐ نہیں رہے تو اور کون لے سکتا ہے؟ نادانوں نے یہ نہ سمجھا کہ وہ محمدؐ کا قائمقام ہوگا جو لے گا۔ لیکن جہالت سے اُنہوں نے کہہ دیا ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے، اِدھر تو لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور اُدھر فساد ہو گیا۔ قریبًا سارا عرب مرتد ہو گیا اور کئی مدعی نبوت کھڑے ہو گئے، یوں معلوم ہوتا تھا کہ نعوذ باللہ! اسلام تباہ ہونے لگا ہے، ایسے نازک وقت میں صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ آپؓ اُن لوگوں سے جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے فی الحال نرمی سے کام لیں۔ حضرت عمرؓ جن کو بہت بہادر کہا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ گو مَیں کتنا ہی جرّی ہوں مگر ابوبکرؓ جتنا نہیں کہ مَیں نے بھی اُس وقت یہی کہا کہ اِن سے نرمی کی جائے، پہلے کافروں کو زیر کر لیں پھر اُس کی اصلاح کر لیں گے۔ لیکن ابوبکرؓ نے کہا! ابن قُحافہ کی کیا حیثیت ہے کہ رسول کریمؐ کے دیئے ہوئے حکم کو بدلائے، مَیں تو اُن سے اُس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ لوگ پوری طرح زکوٰۃ نہ دیں اور اگر رسول کریمؐ کے وقت اونٹ باندھنے کی ایک رسّی جو دیتے تھے وہ بھی ادا نہ کر دیں اُس وقت صحابہ کو پتا لگا کہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ کس قدر جرأت اور دلیری رکھتا ہے۔ آخر حضرت ابوبکرؓ نے اُن کو زیر کیا اور اُن سے زکوٰۃ لے کر چھوڑی۔

مالی قربانی

ایک مصنّف لکھتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب ایمان لائے تو اُن کے پاس چالیس ہزار دِرہم کی خطیر رقم موجود تھی اور ظاہر ہے کہ مالِ تجارت، اسباب و اِملاک اِس کے علاوہ تھے بلکہ بمطابق ایک روایت تو اُن کے پاس ایک ملین یعنی دسؔ لاکھ دِرہم کی رقم موجود تھی۔ مکہ میں عام مسلمانوں کی اعانت اور غریب مسلمانوں کی کفالت پر ہزارہا دِرہم خرچ کر دیئے تاہم جب اُنہوں نے ہجرت کی تو پانچ، چھ ہزار دِرہم نقد ساتھ تھے۔ بمطابق ایک روایت وہ یہ ساری رقم ضروریاتِ رسول کریمؐ کے لئے بچا کر رکھتے گئے اور بوقتِ ہجرت مدینہ لے کر آئے تھے۔ اِسی رقم سے اُنہوں نے ہجرت کے دوران سفر کے اخراجات کے علاوہ بعد ہجرت رسول کریمؐ کے اہل خاندان میں سے بعض کے سفر کے اخراجات دیئے اور مدینہ میں مسلمانوں کے لئے کچھ زمین بھی خریدی تھی۔

لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں

حضرت ابن عبّاسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ اپنی آخری بیماری میں، جس میں آپؐ کی وفات ہوئی، باہر تشریف لائے اور آپؐ نے اپنا سر ایک کپڑے سے باندھا ہوا تھا، آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا! لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال سے مجھ پر ابوبکر بن ابو قُحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن جرمنی)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4/ نومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

تحریکِ جدید کے اٹھاسیویں سال کے کامیاب اور بابرکت اختتام اور نواسیویں سال کے آغاز کا اعلان

اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو 16.4 ملین پاؤنڈز کی مالی قربانی کی توفیق ملی جو پچھلے سال سے گیارہ لاکھ پاؤنڈز زیادہ ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ دین کی خاطر تم جو قربانیاں کرتے ہو، اپنا مال خرچ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انعامات سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرض نہیں رکھتا

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان

شعبہ تاریخ احمدیت جماعت یوکے کی ویب سائٹ (www.history.ahmadiyya.uk) کا اجرا

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج نومبر کا پہلا جمعہ ہے اور حسبِ طریق نومبر کے پہلے جمعہ میں

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان

کیا جاتا ہے اور

گذشتہ سال میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی بارش برسائی ہے اس کا ذکر

کیا جاتا ہے۔ سو اس حوالے سے آج میں کچھ کہوں گا۔ سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ ہر کام کو چلانے کے لیے، اس کے اخراجات پورے کرنے کے لیے مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر نبی نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے مال کی تحریک کی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 233 ایڈیشن 1984ء) اور قرآنِ کریم میں بھی مختلف زاویوں اور پیرائے میں مومنوں کو مال کی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ دین کی خاطر تم جو قربانیاں کرتے ہو، اپنا مال خرچ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انعامات سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرض نہیں رکھتا۔

مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کہ وہ کس طرح نوازتا ہے، کس قدر نوازتا ہے فرمایا کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرہ: 262) یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہے۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پس یہ ہے مثال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے مومنوں کی کہ جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے قرض نہیں رکھتا بلکہ انہیں اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی نوازتا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دین کی اشاعت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے اور آپؑ کے ماننے والوں کے ذمہ بھی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ اشاعتِ دین کے لیے، اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لیے، دنیا کو خدائے واحد کے حضور جھکانے کے لیے اپنا فرض ادا کریں اور اگر وہ خالص ہو کر ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث ٹھہریں گے۔ ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز، روزہ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجهاد باب فی تضعیف الذکر فی سبیل اللہ عزوجل حدیث ۲۴۹۸) یعنی مالی قربانیاں جو تم کرتے ہو ان کے ساتھ یہ چیزیں بھی ضروری ہیں۔ پس اس حدیث میں ایک حقیقی مومن کا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے کہ

ایک مومن کو یہی نہیں سمجھنا چاہیے کہ صرف مالی قربانی کر کے پھر اللہ تعالیٰ کو وہ کہے کہ میں نے تو اتنی مالی قربانی کی اور اپنے فرمان کے مطابق مجھے اب سات سو گنا بڑھا کر دے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہوں گے، اپنے نفس کی حالت کو بھی بہتر کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو بھی تر رکھنا ہو گا۔ لغویات سے پرہیز کرنا ہو گا اور خالص ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مالی قربانی بھی کرنی ہو گی پھر اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے کہ بعض دفعہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

بسا اوقات اللہ تعالیٰ ہمارے تھوڑے سے عملوں کو بھی قبول فرماتے ہوئے اس طرح نوازتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے کہ اس طرح نوازے اور اس سے پھر اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان بڑھتا ہے۔ اس کی باتوں پر یقین پہلے سے بڑھ جاتا ہے۔ لیکن یہ بہرحال انسان کی کوشش ہونی چاہیے کہ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ میں نے اتنی قربانی کی ہے اور باقی عمل نہیں بھی ہیں تو ضرور اللہ تعالیٰ مجھے انعامات سے نوازے گا۔ پس

مالی قربانی کرنے والوں کو اپنی روحانی حالتوں کی طرف بھی نظر رکھنے کی بہت ضرورت ہے تبھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے حقیقی وارث ٹھہریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ حقیقی مومنوں کو نوازتا رہا ہے۔ اس کی بے شمار مثالیں جماعت میں موجود ہیں۔ پہلوں کی مثالیں صرف ہم نہیں دیتے۔ پہلوں کی مثالیں بھی ہیں کہ کس طرح ان کو یقین ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نوازے گا اور موجودہ زمانے کی مثالیں بھی ہیں۔

پرانے زمانے میں، پہلوں کی مثالوں میں حضرت رابعہ بصریؒ کا ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔ کیا توکّل تھا ان کا! ایک دفعہ گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ بیس مہمان آ گئے اور گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں۔ انہوں نے ملازمہ کو کہا کہ یہ دو روٹیاں بھی جا کر کسی غریب کو دے آؤ۔ اللہ تعالیٰ پر توکّل کا بھی ایک عجیب انداز ہے۔ ملازمہ بڑی پریشان ہوئی اور اس نے خیال کیا کہ یہ نیک لوگ بھی عجیب بیوقوف ہوتے ہیں۔ گھر مہمان آئے ہوئے ہیں، جو تھوڑی بہت روٹی ہے یہ کہتی ہیں کہ غریبوں میں بانٹ آؤ۔ ابھی وہ سوچ رہی تھی، جانے لگی تھی یا دے آئی تھی تو تھوڑی دیر کے بعد باہر سے آواز آئی اور ایک عورت آئی۔ کسی امیر عورت نے اسے بھیجا تھا۔ وہ اٹھارہ روٹیاں لے کر آئی تھی۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے اسے واپس کر دیں کہ یہ میری نہیں ہیں۔ اس ملازمہ نے پھر کہا کہ آپ رکھ لیں۔ حضرت رابعہ بصری نے کہا کہ نہیں۔ اس نے بڑا زور دیا کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہیں۔ انہوں نے کہا: نہیں! یہ میری نہیں ہیں۔ اس ملازمہ نے پھر کہا کہ رکھ لیں۔ بہرحال تھوڑی دیر بعد ہمسائی جو امیر عورت تھی اس نے اپنی ملازمہ کو آواز دی کہ تم کہاں چلی گئی ہو۔ رابعہ بصری کے ہاں تو بیس روٹیاں لے کر جانی تھیں۔ یہ ان کی نہیں ہیں، یہ تو میں نے کسی اَور کو بھیجی تھیں۔ رابعہ بصری کہتی ہیں کہ

میں نے جو دو روٹیاں بھیجی تھیں تو اللہ تعالیٰ سے سودا کیا تھا کہ وہ دس گنا کر کے مجھے بھیج دے گا۔

تو دو کے بدلے میں بیس آنی چاہیے تھیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے یہ واقعہ بیان کیا اور قرآن کریم کی مختلف آیات کا حوالہ بھی آپ نے دیا۔ حوالہ دیتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ بعض مقام پر ایک کے بدلے میں دس اور بعض میں ایک کے بدلے میں سات سو کا ذکر ہے اور یہ بدلہ نیکی کے موقع اور محل کے مطابق ہے۔ یعنی نیکی کس موقع پر کس طرح کی جا رہی ہے اور کتنی قربانی کی جا رہی ہے۔ قربانی کرنے والا کس حد تک قربانی کر رہا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے جیسا کہ میں نے کہا حضرت رابعہ بصریؒ کا یہ واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے لیکن تم لوگ اللہ تعالیٰ کا امتحان لینے کی نیت سے ہر وقت یہ نہ کرتے رہو۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 420-421) یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا امتحان لینے کی نیت سے یہ کرنا شروع کر دو۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو کر کبھی اس طرح قربانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ نوازے گا بھی۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دیتے ہیں وہ حقیقی قربانی کرنے والے ہیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ کی مثال گو ذاتی مہمانوں کی لگتی ہے لیکن ان کے پاس بھی لوگ دین کی غرض کے لیے آتے تھے۔ بہرحال

آج دینی اغراض کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے اور آپؑ کے ذریعہ آج دنیا میں تبلیغ اسلام اور خدمت انسانیت کا کام ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر سال کئی ملین پاؤنڈز اشاعت لٹریچر میں، مساجد کی تعمیر میں، مشن ہاؤسز کی تعمیر میں اور دوسرے منصوبوں پر خرچ کرتی ہے۔ یورپ اور ترقی یافتہ ممالک کی اکثر رقم افریقہ اور بھارت اور دوسرے غریب ملکوں میں خرچ ہوتی ہے۔ اپنے ملکوں کے اخراجات کے علاوہ جو یہ لوگ اپنے ملکوں میں ان مقاصد کے لیے خرچ کر رہے ہیں اور جتنی وسعت اب کاموں میں ہو چکی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ افراد جماعت قربانیوں میں بڑھتے ہوئے ان اخراجات کو بھی باوجود معاشی حالات کے خراب ہونے کے پورا کرتے ہیں اور پھر

اللہ تعالیٰ آج بھی ان کو اپنے سلوک کے نظارے دکھاتا ہے کہ کس طرح وہ ان قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے۔

غریب ملکوں میں رہنے والوں کو بھی اور امیر ملکوں میں رہنے والوں کو بھی، ہر ایک کو اپنے اپنے تجربات ہوتے ہیں جو اپنی ضروریات کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں۔ اس وقت میں

چند واقعات بھی پیش کر دیتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں سے سلوک فرماتا ہے اور مخلصین بھی کس جذبے کے ساتھ اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

نومبائعین، جن کو احمدی ہوئے، اسلام قبول کیے، تھوڑا عرصہ ہوا ہے ان میں بھی مالی قربانی کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو رہی ہے اور اس لیے کہ ان کو اس مالی قربانی کی روح کی سمجھ آ گئی ہے۔

لائبیریا

سے لوکل معلم محمد جانسن ہیں۔ یہ پہلے عیسائی تھے، مسلمان ہوئے، معلم بنے۔ کہتے ہیں ہماری کاؤنٹی میں چند ماہ قبل ایک گاؤں میں تبلیغی کوشش کے نتیجہ میں جماعت کا پودا لگا اور اس گاؤں کے افراد نے امام سمیت جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور وہاں کوئی باقاعدہ سڑک بھی نہیں جاتی۔ بارشوں کی وجہ سے وہاں پہنچنا بھی مشکل تھا۔ تحریکِ جدید کے چندے کی وصولی کے سلسلہ میں کہتے ہیں کہ اس گاؤں کو ہم نے خود جان بوجھ کر نظرانداز کر دیا کہ آئندہ سال ان کو تحریک کریں گے اور تحریکِ جدید میں شامل کریں گے۔ ایک تو یہ بالکل نئے احمدی تھے، راستہ بھی دشوار تھا، گاؤں بھی چھوٹا سا تھا۔ کہتے ہیں ایک دن گاؤں کے امام ابوبُوکائی (Bokai) صاحب اچانک ٹب مین برگ مشن ہاؤس پہنچ گئے اور آتے ہی کچھ پیسے دیے کہ جماعت کے اکیس افراد کے تحریکِ جدید کا چندہ ہے۔ جب ان سے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا؟ آپ کو تو تحریک نہیں کی گئی تھی تو انہوں نے بتایا کہ میں ریڈیو پر جماعت کے پروگرام باقاعدہ سنتا ہوں اور گذشتہ ہفتہ جب آپ نے ریڈیو پروگرام میں تحریکِ جدید کا تعارف کروایا اور اس کی اہمیت بیان کی تو میں نے یہ بات اپنی جماعت کے سامنے رکھی۔ اس پر افراد نے یہ چندہ دیا تو اس طرح خود بخود اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ڈالتا ہے، احساس پیدا کر رہا ہے، قربانی کی روح پیدا کر رہا ہے۔

گیمبیا

کے امیر صاحب نے لکھا ہے کہ ایک گاؤں میں تحریکِ جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ تمام افراد نومبائعین ہیں۔ ایک ستاون سالہ بوڑھی عورت سسٹر فاتو نے دو سو ڈلاسی (Dalasi) نکال کر چندہ میں ادا کر دیا۔ یہ وہاں کی کرنسی ہے۔ خاتون کہنے لگیں کہ یہ واحد راستہ ہے جس سے کوئی بھی سچے اسلام احمدیت کے پیغام کو پھیلا سکتا ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ آخری رقم تھی جو اس نے اپنے خاندان کے لیے کھانا خریدنے کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ یہ نہیں کہ وہ امیر عورت تھی۔ دو سو ڈلاسی رقم دی اور کہا کہ اس لیے دے رہی ہوں کہ اسلام کی تبلیغ کرنے کے لیے اس رقم کی ضرورت ہے۔ میں اپنی بھوک قربان کرتی ہوں اور یہ رقم دے رہی ہوں۔ کہتے ہیں ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ان کا بیٹا جو سوئٹزر لینڈ میں ہے، اس کا فون آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے بارہ ہزار دو سو ڈلاسی بھیجے ہیں۔ اس پر اس خاتون نے مجمع میں روتے ہوئے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہم پر فضل کیا ہے۔ کہنے لگی کہ اب میں اور زیادہ چندہ ادا کروں گی۔ وہاں موجود لوگ بھی حیران تھے۔ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا بیٹا رابطہ نہیں کر رہا تھا، ماں کو پوچھ نہیں رہا تھا۔ ماں کا مالی لحاظ سے برا حال تھا لیکن اسی موقع پر ایسا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ فون آیا اور ساتھ ہی رقم آ گئی۔ اس پر واقعی لوگوں پر اثر ہوا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے اور سب نے یہ عہد کیا کہ ہم مرتے دم تک احمدی رہیں گے۔

تنزانیہ

کے شمال مغرب میں واقع گیتا (Geita) ریجن کی ایک جماعت ہے۔ وہاں کے معلم نے لکھا کہ عبداللہ صاحب ایک خادم ہیں۔ چند ماہ قبل انہوں نے بیعت کی تھی۔ ایک دن انہوں نے خطبہ جمعہ میں چندہ تحریکِ جدید کے بارے میں سنا۔ انہیں علم ہوا کہ یہ چندہ کی وصولی کا آخری مہینہ ہے اور ہر احمدی کو جو کچھ بھی توفیق رکھتا ہے اس کو برکت کی خاطر اس میں شامل ہونا چاہیے۔ عبداللہ صاحب کے پاس کوئی رقم نہیں تھی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اگلے دن شام تک وہ ضرور کچھ نہ کچھ رقم چندہ تحریکِ جدید میں ادا کر دیں گے۔ اگلے دن وہ کام کی تلاش میں نکلے۔ ایک شخص کو زمین کی کاشت کرنے کے لیے آدمی کی ضرورت تھی اور عبداللہ صاحب کو انہوں نے کام دے دیا اور انہوں نے سارا دن بڑی محنت سے جو بھی کام ذمہ لگایا گیا تھا وہ شاید عام حالات میں

دو دن میں مکمل کرتے لیکن انہوں نے شام تک مکمل کر لیا اور جو رقم ملی وہ لے کر چندہ تحریک جدید ادا کرنے کے لیے پہنچ گئے۔ یہ واقعہ سنا کر خود ہی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے میری نیت میں برکت رکھی اور محض اپنے فضل سے مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ احساس بھی ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔

آسٹریلیا کے قریب سولومن آئی لینڈ ایک جزیرہ

ہے۔ آسٹریلیا کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ سولومن آئی لینڈ کے دورے کے دوران تربیتی اور تبلیغی، انتظامی پروگراموں کے علاوہ تحریکِ جدید کے اختتام کی نسبت سے احباب کو چندے کی تحریک کی گئی، توجہ دلائی گئی تو وہاں ایک خاتون ہیں۔ ان کے خاوند غیر مسلم ہیں۔ دونوں پولٹری فارم چلاتے ہیں۔ سیکرٹری تحریکِ جدید جب ان کے گھر گئے چندہ کی یاددہانی کے لیے تو گھر پہ نہیں تھیں۔ ان کے بچوں نے جو تھوڑی بہت رقم ان کے پاس تھی وہ ادا کر دی۔ خاتون واپس جب گھر آئیں تو بچوں نے بتایا کہ اس طرح سیکرٹری تحریکِ جدید آئے تھے۔ وہ فوراً سیکرٹری کے گھر گئیں اور ایک ہزار ڈالر چندہ تحریکِ جدید میں ادا کر دیا جس پر سیکرٹری صاحب نے انہیں کہا کہ میں نے تو سب دوستوں سے چندہ وصول کر لیا لسٹ تیار کر کے دے آیا ہوں تو اگلے سال میں یہ چندہ ڈال لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے اپنے خدا سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس سال اتنا دینا ہے تو یہ اسی سال میں شمار کریں۔ چنانچہ ان کے کہنے پر دوبارہ نئی لسٹ تیار کی گئی اور راتوں رات اس کی اطلاع مرکز کو دی۔

پھر

اللہ تعالیٰ کس طرح کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے

اس کے بھی نظارے نظر آتے ہیں۔

گنی کناکری

کے مبلغ لکھتے ہیں۔ یہاں ایک جگہ کافیلیا (Kafilya) ہے۔ مشنری نے وہاں خطبہ میں تحریکِ جدید کے حوالے سے توجہ دلائی۔ پھر انفرادی طور پر گھروں کا بھی دورہ کیا۔ ایک نوجوان محمد سِلا (Sylla) صاحب ملے اور انہیں چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جس پر انہوں نے اسی وقت اپنی جیب سے دس ہزار گنی فرانک (Guinean Franc) نکال کر تحریکِ جدید کی مد میں ادا کر دیے اور ساتھ ہی کہا کہ یہ میرے پاس موجود تھی جس سے میں نے دوپہر اور رات کا کھانا خریدنا تھا لیکن میں آج اللہ اور اس کی رضا کی خاطر بھوکا رہ لوں گا اور اس واقعہ کے چار دن بعد اس نوجوان کا مشنری کو فون آیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قربانی قبول کر لی ہے۔ کہتے ہیں میں نے ایک mining کمپنی میں ڈرائیور کی جاب کے لیے انٹرویو دیا ہوا تھا اور یہاں اللہ کے فضل سے مجھے ساڑھے پانچ ملین گنی فرانک ماہانہ تنخواہ پر پانچ سال کا contract مل گیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے کئی ہزار گنا بڑھا کر مجھے عطا فرمایا۔ سال کا چندہ تو انہوں نے دس ہزار دیا تھا لیکن اضافہ جو سال میں ہوا وہ سات سو گنا سے بڑھ کر چھ ہزار چھ سو گنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں چاہتا ہوں تو اس سے بڑھا کر بھی دے دیتا ہوں تو یہاں اس سے بھی بڑھا کر دینے کا نظارہ ہے۔

پھر

نائیجر

کی صدر لجنہ لکھتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ نائیجر کی پہلی سہ روزہ نیشنل تربیتی کلاس کے انعقاد کا موقع ملا۔ بہت ساری خواتین نے شرکت کی۔ اس میں عمومی طور پر تحریکِ جدید کے حوالے سے بھی توجہ دلائی گئی کہ سال ختم ہونے میں کچھ عرصہ رہتا ہے۔ وعدہ ادا کرنے کی کوشش کریں جتنی جلدی کر سکتی ہیں۔ لیکن کہتی ہیں اسی وقت لجنہ نے چندہ پیش کرنا شروع کر دیا۔ ان کو کہا بھی کہ ابھی تو صرف تحریک تھی، وقت ہے ابھی۔ انہوں نے کہا نہیں ہم ابھی دیں گی۔ ان کی دیکھا دیکھی دوسری خواتین بھی آگے آئیں۔ انہوں نے مالی قربانی پیش کی اور ایک بڑی رقم جمع ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں تقریباً ہر جگہ لجنہ اپنی تعداد کے لحاظ سے اپنا حصہ چندوں میں ادا کرتی ہے اور کسی سے پیچھے نہیں ہے۔

بعض ملکوں میں تو بعض دفعہ خدام اور انصار کو توجہ دلانی پڑتی ہے کہ لجنہ قربانی میں بڑھ گئی ہے۔ آپ لوگ بھی اس کے مطابق ادا کریں۔

سینٹ پیٹرز برگ رشیا

کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ارسان بیک صاحب کا تعلق رشیا کی ایک ریاست سے ہے۔ گذشتہ سال مَیں نے تحریکِ جدید کے نئے سال کا جو اعلان کیا تھا تو ارسان صاحب نے کہا کہ وہ تحریکِ جدید میں ایک ہزار روبل (Rouble) کی قربانی پیش کرتے ہیں اور انہوں نے گذشتہ سال کی تھی۔ اب انہوں نے کہا اس سال میں دس ہزار روبل کا وعدہ کرتا ہوں اور پھر اپنے بزنس کے بارے میں کہا کہ وہ شروع کرنے والے ہیں۔ تو بہرحال انہوں نے جولائی میں اپنا دس ہزار روبل کا وعدہ مکمل کر دیا۔ رشیا کے حالات بھی یوکرین جنگ کی وجہ سے تنگ ہیں اور روبل کی قیمت بھی کافی گر گئی ہے لیکن انہوں نے یہ پورا کیا۔ تو یہ کُل دس ہزار روبل جو ایک سو اٹھہتر یورو بنتے ہیں لیکن وہاں کے حالات کے مطابق یہ ان کے لیے بہت بڑی رقم تھی۔ انہوں نے یہ ادا کرنے کے بعد کہا کہ میں پانچ سو روبل چندہ اس کے علاوہ دیتا رہوں گا اور روزانہ پانچ سو روبل ادا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بزنس میں ایسی برکت پڑی ہے کہ باوجود حالات خراب ہونے کے مجھے بہت آمد ہو رہی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے ایک ہزار روبل کر دیا اور یہ بھی روزانہ ادا کر رہے ہیں۔

کیمرون

کا شمالی شہر ہے مروہ (Maroua)، وہاں کے معلم لکھتے ہیں۔ یہ بھی غریبوں کے ایمان میں پختگی اور چندہ کی برکات کا ایک واقعہ ہے۔ عبداللہ صاحب نومبائع ہیں، بالکل غریب آدمی ہیں۔ کہتے ہیں گذشتہ سال تحریکِ جدید کے لیے آدھی بالٹی یعنی پانچ کلو مکئی کا بطور چندہ انہوں نے تحریکِ جدید میں دیا اور کہتے ہیں اس کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ بوریاں عطا فرمائیں۔ تین سو پچاس کلو۔ ستر گنا اضافہ ہوا۔ اس سال کہتے ہیں بڑا پریشان تھا۔ کھاد مہنگی ہو گئی تھی۔ قیمتیں بڑھ گئیں۔ میں خرید نہیں سکتا تھا۔ مجھے فکر ہوئی کہ یہ نہ ہو کہ فصل اچھی نہ ہو۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے تھوڑی بہت محنت کی جو محنت کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ اس سال ان کی اس سے دوگنی فصل نکلی اور تحریکِ جدید میں بھی انہوں نے ستر کلو کی بوری چندہ تحریکِ جدید ادا کیا۔ کہتے ہیں کہ میں اپنی فیملی کو بھی بتاتا ہوں کہ تحریکِ جدید کے چندہ کی برکت سے خدا تعالیٰ میری محنت اور فصل میں برکت ڈالتا ہے۔

گیمبیا

کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن غریب احمدی کے لیے بہت اہم ہیں۔ ایک گاؤں سے تعلق رکھنے والے ایک دوست پا تھیے سیسے جنہوں نے 2014ء میں بیعت کی تھی انہوں نے بتایا کہ میں جماعت میں شامل ہونے سے پہلے بیروزگار تھا۔ کئی مرتبہ نوکری حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود رہا۔ کہتے ہیں جب سے جماعت میں شامل ہوا ہوں چندہ جات اور دیگر جماعتی کاموں وغیرہ میں، تبلیغ وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہوں۔ چنانچہ اب وہ دو جگہ نوکری کر رہے ہیں۔ کہاں بیروزگاری تھی اور رہنا بھی مشکل تھا، گھر نہیں تھا۔ اب انہوں نے پختہ گھر بھی بنا لیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جماعت نے ان کی مدد کی۔ وہ جواب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ جماعت نے مدد نہیں کی اللہ تعالیٰ نے چندے کی برکت سے میری مدد کی ہے۔

انڈونیشیا

کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک احمدی ہیں۔ ان کی فیکٹری ہے۔ حالات ٹھیک نہیں چل رہے تھے۔ تحریکِ جدید کے بارے میں جب گذشتہ سال بعض واقعات کا ذکر کیا اور نئے سال کا مَیں نے اعلان کیا تو بڑا اچھا اثر ان پہ ہوا، بڑا گہرا اثر ہوا۔ انہوں نے فوراً تحریکِ جدید کے لیے پچھلے سال کی نسبت دوگنا وعدہ لکھوا دیا اور فوراً اس وعدے کو پورا بھی کر دیا۔ اس کے ایک ہفتہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا اور ان کی سیل میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ اس طرح ایک کمپنی نے جن کے ساتھ پہلے بزنس بند تھا وہ واپس آ گئی اور بڑی خریداری کی پیشکش کی۔ اس سال کہتے ہیں کہ میری کمپنی کی آمدنی گذشتہ سالوں سے کئی گنا بڑھ گئی۔

جرمنی

سے مبلغ فرہاد صاحب لکھتے ہیں کہ ویزبادن (Wiesbaden) کی ایک خاتون کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔ آمد بھی رک گئی۔ خاوند کو بلانا تھا، سپانسر نہیں کر سکتی تھیں۔ پریشانی کا اظہار اپنے بھائی سے کیا تو اس نے کہا کہ اچھا اب یہی علاج ہے کہ دعا کرو اور چندہ دو۔ مالی قربانی کرو۔ انہوں نے اپنا زیور بیچ کے چندہ ادا کر دیا۔ چار دن کے بعد کام والوں کا پیغام آ گیا کہ مستقل کام آپ کو دیا جاتا ہے اور تنخواہ بھی دو ہزار یورو ہو گی جس سے وہ اپنے خاوند کو سپانسر بھی کر سکتی تھیں۔

انڈیا

سے وکیل المال صاحب کہتے ہیں کہ یہاں ایک صاحب ہیں، جو تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں بڑے پیش پیش ہیں۔ انہیں بجٹ میں اضافہ کی تحریک کی تو کہنے لگے کتنا اضافہ کروں؟ ان سے کہا کہ اپنے وسائل کے مطابق جو آپ کر سکتے ہیں کر دیں لیکن ان کا مبلغ کو یا مرکزی نمائندے کو اصرار تھا کہ آپ بتائیں تو نمائندے نے کہہ دیا کہ اچھا دس لاکھ روپے کا اضافہ کر دیں۔ وہ پہلے پانچ لاکھ روپے دے چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اضافہ کر دیا اور ادائیگی بھی کر دی۔ کہتے ہیں کہ میرا ایک مکان تھا جس کی رجسٹری نہیں ہو رہی تھی اور بڑا بھاری نقصان پہنچنے کا خیال تھا لیکن اضافہ کرنے کے چند دن بعد ہی التوا میں پڑا ہوا یہ کام بھی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے نقصان پورا کر دیا۔ تو

اللہ تعالیٰ نہ امیروں سے ادھار رکھتا ہے نہ غریبوں سے۔ ہر ایک کو اس کے مطابق نوازتا ہے۔

انڈیا سے ہی وکیل المال صاحب لکھتے ہیں کہ کشمیر کے ایک ڈاکٹر پروفیسر صاحب ہیں۔ وہ شیر کشمیر یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ وعدہ جات کی ادائیگی کر دی تھی اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ مجھے ترقی دے کے ایگرونومی میں Professor-cum-Chief Scientist بنا دیا گیا ہے اور غیر معمولی اضافہ میری تنخواہ میں بھی ہو گیا ہے۔ اس پر انہوں نے اپنے تحریکِ جدید کے چندے میں بھی اضافہ کر دیا۔

ماریشس

کی خاتون کہتی ہیں گذشتہ سال رشتہ داروں کے تحریکِ جدید کے حوالے سے کچھ واقعات سننے کے بعد میرے شوہر نے مجھے کہا کہ ایسی رقم وعدہ کرنا چاہیے جس کی ادائیگی قدرے مشکل ہو۔ چنانچہ پچھتر ۷۵ ہزار روپیہ جو ماریشین روپیہ ہے اس کا وعدہ لکھوا دیا۔ کہتی ہیں کہ اس وقت میرے شوہر ایک میڈیکل کمپنی میں کام کرتے تھے۔ پچھلے تین سالوں میں تنخواہ میں معمولی اضافہ ہوا تھا لیکن جب انہوں نے وعدہ لکھوایا تو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں جاب آفر ہو گئی۔ انہی دنوں میں شوہر نے اپنی والدہ کو ایک ہزار تحفہ بھی دیا تھا۔ تو ملازمت کے لیے انٹرویو دینا تھا۔ شوہر نے بتایا کہ احساس ہو رہا تھا کہ یہ انٹرویو جہاں ہے وہاں مجھے جاب بھی مل جائے گا اور رقم جو مجھے تنخواہ میں ملے گی وہ اس کے قریب قریب ہو گی جو میں نے قربانی کی ہے۔ چنانچہ انٹرویو ہوا، ان کو رکھ لیا گیا اور چھہتر ۷۶ ہزار روپے تنخواہ کی پیشکش انہیں ہوئی۔ وعدہ پچھتر ۷۵ ہزار کا تھا۔ کہتے ہیں ایک ہزار جو میری والدہ کا تھا وہ بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے لوٹا دیا۔

بنگلہ دیش

کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک صاحب کو کورونا وبا کے دوران کافی نقصان ہوا۔ چندوں کا اچھا خاصا بقایا ہو گیا۔ تحریکِ جدید وغیرہ کے چندے کے بارے میں یاددہانی کروائی گئی تو اپنی اہلیہ کی جمع پونجی میں سے ساڑھے گیارہ ہزار ٹکا (Taka) ادا کر دیا لیکن ابھی بھی نصف بقایا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں اس ماہ کے آخر میں اہلیہ نے اطلاع بھیجی کہ آ کر بقایا چندہ لے جائیں۔ جب ہماری ٹیم وہاں پہنچی تو وعدہ شدہ چندوں سے تین گنا زیادہ چندہ ادا کیا اور لازمی چندوں کا بقایا بھی ادا کر دیا اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی سنائی کہ ایک دیرینہ ضرورت خدا نے حال ہی میں پوری کر دی ہے۔ بڑی دیر سے وہ مکان کے لیے ایک قطعہ زمین ڈھونڈ رہے تھے۔ جب سے انہوں نے چندے ادا کرنے شروع کیے ہیں خدا نے اعجازی رنگ میں مکان بنانے کے لیے ایک پلاٹ خریدنے کی توفیق دے دی۔ آمدن بھی بڑھ گئی، چندے بھی ادا کر دیے اور اللہ تعالیٰ نے جائیداد بنانے کی توفیق بھی دے دی۔

برکینا فاسو

سے ایک دوست ہیں۔ ٹیچر ہیں۔ کہتے ہیں گاڑی خریدنے کی توفیق ملی تو ان کے باقی ٹیچروں نے کہا کہ ٹیچر تو ہم بھی ہیں، ہم تو یہ خرید نہیں سکتے۔ یقیناً جماعت نے مدد کی ہو گی۔ کہتے ہیں میں نے کہا جماعت نے مدد نہیں کی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے میرے مال میں چندوں کی وجہ سے برکت ڈال دی۔ کہتے ہیں طالب علمی کے زمانہ سے ہی مجھے چندہ دینے کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھے نوازتا رہتا ہے۔

جرمنی

کی جماعت اوسنابروک (Osnabrück) کے ایک صاحب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں تحریکِ جدید کے حوالے سے ایک اجلاس رکھا گیا۔ کہتے ہیں: پانچ سو یورو مَیں اضافی ادا کرنے کے لیے لایا تو ان کو کہا گیا کہ رسید بک ختم ہے۔ کہتے ہیں میں واپس چلا گیا اور اپنے لیبر کو دینا تھا، جن سے کام کرواتے تھے ان کو ادا کر دیے۔ تو رات کو خواب میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے آپ کہہ رہے ہیں۔ یعنی اس شخص کو میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے پانچ ہزار یوروز چاہئیں۔ کہتے ہیں میں سمجھ گیا اس سے مراد تحریکِ جدید کا چندہ ہے۔ بیگم کو خواب سنائی اس نے کہا کہ تحریکِ جدید میں پانچ ہزار یورو ادا کریں گے اور کہتے ہیں اس سے کچھ ہی عرصہ بعد کورونا ہیلپ میں میرے اکاؤنٹ میں بائیس ہزار سے زیادہ رقم آ گئی جس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

کینیڈا

سے ایک لجنہ بیان کرتی ہیں مالی تنگی کا سامنا تھا۔ بڑی پریشان تھی کہ اپنا وعدہ کس طرح پورا کروں گی۔ بڑی فکر بھی تھی، دعا بھی کر رہی تھی۔ میری نیت بڑی نیک تھی۔ آثار بظاہر نظر نہیں آ رہے تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ پھر کیا ہوا، کہتی ہیں ایک رات میری بیٹی اپنا برتھ سرٹیفکیٹ ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک پرانا پرس اس کو مل گیا۔ کہتی ہیں آٹھ سال پہلے امریکہ گئے تھے تو میں نے امریکہ جانے سے کچھ عرصہ پہلے وہاں خرچ کے لیے کوئی رقم رکھی ہوئی تھی اس میں سے کچھ بچ گئی تھی وہ میں نے وہاں ڈال کے رکھ دی تھی اور مجھے بھول گیا تھا اور جو رقم نکالی تو وہ عین اتنی رقم تھی جتنا چندہ ادا کرنا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح بھی مدد فرماتا ہے۔

گنی کناکری

کے صدر صاحب لکھتے ہیں ایک غریب احمدی خاتون ہیں۔ معمولی چیزیں فروخت کر کے اپنا گذر بسر کرتی ہیں۔ عشرہ تحریکِ جدید کے دوران جب ان کے گھر پہنچے اور ان خاتون کو بھی تحریکِ جدید کے چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو خود کہنے لگیں کہ اب اس چھوٹے سے ذریعہ آمدنی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ کاروبار میں نے ادھار لے کر شروع کیا تھا۔ آمدن نہ ہونے کے برابر ہے۔ ادھار بھی نہیں ادا کر سکتی۔ بہرحال سمجھایا گیا اور دعا کے لیے بھی کہا گیا تو اس عورت نے بیس ہزار فرانک گنی جو کُل رقم ان کے پاس موجود تھی چندہ میں دے دی۔ وہ غریب خاتون جو کہ حالات سے لڑ رہی تھی اس کے لیے یہ بہت بڑی رقم تھی۔ کچھ دنوں بعد جب ہمارے مشنری دوبارہ کسی کام کے سلسلہ میں اس خاتون سے ملنے گئے۔ جب اس سے ملے تو اس خاتون نے جذبات سے بھری آواز میں خوشی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سارے مسائل حل کر دیے ہیں۔ میرا معمولی کاروبار بہت اچھا چل پڑا ہے۔ میرا قرضہ بھی اتر گیا ہے اور یہ سب اس مالی قربانی کی وجہ ہے۔

تاتارستان رشیا

کے ایک دوست فرید ابراہیموف (Farid Ibrahimov) ہیں۔ کہتے ہیں گذشتہ سال موسم گرما میں میرے فون کے ساتھ کچھ عجیب معاملہ ہوا۔ کہتے ہیں میرے بینک کے آن لائن اکاؤنٹ میں اپنے مسافروں سے رقم وصول کرنے کے بعد مالی عطیات کے بارے میں جو خلیفہ ُوقت کا خطبہ ہے وہ خود بخود میرے سمارٹ فون پر لگ گیا۔ کہتے ہیں ایسا ایک بار نہیں ہوا بلکہ جب بھی کوئی بڑی رقم میرے اکاؤنٹ میں منتقل ہوتی تو ایسا کچھ نہ کچھ واقعہ ہو جاتا۔ میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دیتے ہوئے مجھے یاددہانی کروا رہا ہے۔ یہ میرے لیے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر مالی قربانی کی توفیق پا رہا ہوں۔ تو ایسا ہوتا ہے کہ خود بخود خطبہ لگ گیا یا کوئی پیغام آ جاتا ہے ان کے فون پہ جس

سے ان کو چندے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

پھر

تنزانیہ

کی ایک مخلص خاتون ہیں، کہتی ہیں کہ جلسہ سے واپسی پر ان کو خیال آیا کہ چندہ تحریکِ جدید کا بقایا ہے۔ کوئی رستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایک شخص نے ان سے قرض لیا ہوا تھا۔ امید تھی کہ وہ واپس کر دے گا تو چندہ ادا کر دیں گی لیکن وہ جواب نہیں دے رہا تھا۔ فون بھی نہیں اٹھاتا تھا۔ بیمار تھیں، دوائی وغیرہ کے اخراجات بھی روز بروز بڑھتے جا رہے تھے۔ بڑی پریشان تھیں۔ بچوں کی سکول فیس کی بھی فکر تھی۔ اپنے بچوں سے کہا کہ دعا کرو اور کہتی ہیں کہ اسی دوران میں اذان کی آواز آئی تو بچے نے کہا کہ نماز پر چلتے ہیں اور خدا سے مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح بچوں کے ایمان بھی مضبوط کرتا ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا سن لے اور اس کے دل میں ڈالے اور وہ شخص پیسے واپس کر دے۔ چنانچہ ماں بیٹے نے وضو کر کے نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی فون کی گھنٹی بجنا شروع ہو گئی۔ یہ اس شخص کا فون تھا جس نے قرض لیا ہوا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ میں دروازے کے باہر کھڑا ہوں اور تمہارے پیسے واپس کرنے آیا ہوں۔ اس شخص نے بتایا کہ میں بس سٹاپ پر کھڑا ویگن کا انتظار کر رہا تھا کہ اذان کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی مجھے ایسے لگا جیسے کوئی آواز مجھے کہہ رہی ہے کہ پہلے قرض کی رقم واپس کر دو۔ چنانچہ میں پیسے واپس کرنے آ گیا۔ اس عورت اور بچے نے یہ سارا واقعہ سنا تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ بچے نے کہا دیکھا ہم نے نماز پڑھی تو ہمیں پیسے بھی مل گئے اور پھر انہوں نے اپنی ضروریات پوری کیں۔

سینٹ پیٹرز برگ

کے ایک صاحب اکرام جان صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ اپنی مالی خوشحالی کی دعا کرتا ہوں تا کہ ضرورت مند لوگوں کی مدد کر سکوں اور خاص طور پر اپنے چندہ جات کی ادائیگی کر سکوں اور یہ ہمیشہ عجیب طریق سے رونما ہوتا ہے۔ کہتے ہیں پچھلی مرتبہ میرے پاس تین ہزار روبلز کم تھے جبکہ چندہ کی ادائیگی کا آخری دن تھا۔ کام کے دوران میرے پاس اچانک دو لوگ آئے جن میں سے ایک نے مجھے ہزار اور دوسرے نے دو ہزار روبل دیے اور اس سے پہلے میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا کیونکہ کام سے تین سو سے پانچ سو روبل ملتے تھے۔ اب میں اپنی زائد آمد نی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیتا ہوں۔

تو یہ چند واقعات ہیں جو میں نے پیش کیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نوازتا ہے جو مالی قربانی خالص ہو کے کرتے ہیں۔

اس کے بعد اب تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کرتا ہوں

یہ اٹھاسیواں ۸۸ سال 31/ اکتوبر کو اختتام پذیر ہوا ہے اور یکم نومبر سے نواسیواں ۸۹ سال، 89 والا سال اب شروع ہوا ہے۔

اس سال تحریکِ جدید کے مالی نظام میں

16.4ملین پاؤنڈز کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی۔ الحمد للّٰہ۔

دنیا کے تیزی سے بگڑتے ہوئے اقتصادی حالات کے باوجود یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1.1ملین پاؤنڈز زیادہ ہے یعنی گیارہ لاکھ پاؤنڈز زیادہ ہے۔

پہلے کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے

اس سال بھی جماعت جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں اول نمبر پر ہے۔

پاکستان نے بھی قربانی کے لحاظ سے بہت قربانی کی ہے لیکن اقتصادی حالات وہاں خراب ہیں۔ پیسے کی جو ویلیو (value) گری ہے اس کی وجہ سے وہ نیچے گئے ہیں۔ باقی قربانی کے لحاظ سے تو وہ آگے ہی بڑھے ہیں۔ جرمنی گو اوپر ہے لیکن اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے ان میں کمی ہوئی ہے اور برطانیہ اور امریکہ میں جس طرح اضافہ ہو رہا ہے اگر یہ اضافے میں بڑھتے جائیں تو یہ اوپر آ سکتے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی اضافہ ہوا ہے، آسٹریلیا میں بھی اضافہ ہوا ہے، بھارت میں بھی اضافہ ہوا ہے، گھانا کی جماعت کے چندے میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

کارکردگی کے لحاظ سے زیادہ اضافہ جو ہے اس میں دوسری قابل ذکر جماعتیں

جو ہیں وہ ہالینڈ ہے، فرانس ہے، سویڈن ہے، جارجیا ہے، ناروے ہے۔ بیلجیم، برما، ملائیشیا، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش، کیریباتی، قزاخستان، تاتارستان، فلپائن، مڈل ایسٹ کی جماعت۔

افریقن جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں

گھانا ہے۔ پھر نمبر دو پہ ماریشس ہے۔ یہ بھی افریقہ میں ہے۔ نائیجیریا۔ برکینا فاسو۔ تنزانیہ۔ گیمبیا۔ لائبیریا۔ یوگنڈا۔ سیرالیون اور بینن۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے

جماعتوں میں پہلے نمبر پر امریکہ ہے۔ پھر برطانیہ۔ پھر آسٹریلیا۔

شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ چورانوے ہزار ہے۔

گذشتہ سال کی نسبت اضافہ کرنے والے قابلِ ذکر افریقن ممالک میں جو تعداد میں اضافہ ہے ان میں نائیجیریا۔ گنی بساؤ۔ کانگو۔ برازاویل۔ گنی کناکری۔ تنزانیہ۔ کانگو کنشاسا۔ گیمبیا۔ کیمرون۔ آئیوری کوسٹ۔ نائیجر۔ سینیگال اور برکینا فاسو ہیں۔

دفتر اوّل کے کھاتے تو اللہ کے فضل سے سب کے سب جاری ہیں۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں

جو ہیں روڈرمارک (Rödermark)۔ روڈگاؤ (Rodgau)۔ مہدی آباد۔ نِیڈا (Nidda)۔ کولون (Köln)۔ فلورس ہائم (Flörsheim)۔ نوئس (Neuss)۔ پنےّ برگ (Pinneberg)۔ اوسنابروک (Osnabrück)۔ فریڈ برگ (Friedberg)۔

اور

لوکل امارتیں

جو ہیں۔ وہ ہمبرگ (Hamburg)۔ فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ گروس گیراؤ (Gross-Gerau)۔ ویزبادن (Wiesbaden)۔ ڈِٹسن باخ (Dietzenbach)۔ پھر ریڈشٹڈ (Riedstadt)۔ مورفلڈن (Mörfelden)۔ فلورز ہائم (Flörsheim)۔ ڈامشٹڈ (Darmstadt) اور من ہائم (Mannheim) ہیں۔

پاکستان میں عمومی وصولی کے لحاظ سے

اوّل لاہور ہے۔ پھر ربوہ۔ پھر سوم کراچی۔

ضلعی سطح پر جو دس اضلاع ہیں

ان میں سیالکوٹ نمبر ایک ہے۔ پھر اسلام آباد ہے۔ پھر گوجرانوالہ۔ گجرات۔ عمر کوٹ۔ حیدر آباد۔ میرپور خاص۔ سرگودھا۔ کوئٹہ۔ لودھراں۔

عمر کوٹ اور میرپور خاص والے علاقے ایسے ہیں جہاں پچھلے دنوں بارشوں کی وجہ سے سیلاب بھی آئے۔ ان علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بہت بڑی قربانی ہے جو لوگوں نے دی ہے۔

وصولی کے اعتبار سے زیادہ قربانی کرنے والی پاکستان کی شہری جماعتیں

یہ ہیں۔ امارت ٹاؤن شپ لاہور۔ امارت دارالذکر لاہور۔ امارت ماڈل ٹاؤن لاہور۔ امارت مغل پورہ لاہور۔ امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ امارت بیت الفضل فیصل آباد۔ پھر امارت عزیز آباد کراچی۔ پھر امارت دہلی گیٹ لاہور۔ پھر امارت کریم نگر فیصل آباد۔ پھر آخری نمبر پر دسویں نمبر پر امارت صدر کراچی۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجنز

جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ بیت الفتوح۔ دوسرے اسلام آباد۔ پھر مسجد فضل۔ پھر مڈلینڈز (Midlands)۔ پھر بیت الاحسان۔

اور

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں۔

پہلے نمبر پر فارنہم (Farnham) پھر ساؤتھ چیم (South Cheam) پھر اسلام آباد۔ پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)۔ پھر والسال (Walsall)۔ جلنگھم (Gillingham)۔ مسجد فضل۔ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South) اور پٹنی (Putney)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو چھوٹی جماعتیں

ہیں وہ سپن ویلی۔ کیتھلی۔ نارتھ ویلز۔ نارتھ ہیمپٹن۔ سوانزی ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں۔

نمبر ایک پہ میری لینڈ (Maryland)۔ پھر لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ پھر نارتھ ورجینیا۔ پھر ڈیٹرائٹ (Detroit)۔ سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ شکاگو (Chicago)۔ سیئٹل (Seattle)۔ اوش کوش (Oshkosh)۔ پھر ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)۔ اٹلانٹا (Atlanta)۔ جارجیا (Georgia)۔ نارتھ جرسی۔ یارک (York)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات۔

وان (Vaughan) نمبر ایک پہ۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ وینکوور (Vancouver)۔ ٹورانٹو (Toronto)۔

قربانی کے لحاظ سے انڈیا کی پہلی دس جماعتیں

ہیں: نمبر ایک پہ کوئمبٹور (Coimbatore)۔ تامل ناڈو۔ پھر قادیان۔ پھر حیدر آباد۔ کرولائی (Karulai)۔ پتھ پریم۔ پھر کالی کٹ۔ بنگلور۔ میلا پالم۔ کلکتہ۔ کیرنگ۔ اور

قربانی کے لحاظ سے دس صوبہ جات جو ہیں

ان میں پہلے نمبر پہ کیرالہ۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر کرناٹک۔ پھر جموں کشمیر۔ تلنگانہ۔ اڑیسہ۔ پنجاب۔ بنگال۔ دہلی۔ مہاراشٹرا۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں۔

کاسل ہل (Castle Hill)۔ میلبرن لانگ وارن (Melbourne Lang warrin)۔ میلبرن بیروک (Melbourne Berwick)۔ مارسڈن پارک (Marsden Park)۔ پھر پین رتھ (Penrith)۔ پھر پرتھ۔ پیراماٹا (Parramatta)۔ پھر ایڈیلائڈ ویسٹ (Adelaide West)۔ اے سی ٹی کینبرا (ACT Canberra)۔ برزبن لوگن ایسٹ۔

تو یہ تھی پوزیشن۔ اللہ تعالیٰ سب مالی قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

یوکے کی جماعت نے ایک نئی ویب سائٹ بھی شروع کی ہے جو یوکے میں تاریخ احمدیت کے بارے میں ہے۔

تاریخ کی تدوین کا یہ کام تو کئی سالوں سے ہو رہا تھا۔ اب جو ویب سائٹ تیار کی گئی ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مغرب میں تکمیل اشاعت ہدایت کی کاوشوں پر تحقیقاتی مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔ یوکے کی تاریخ کا آغاز 1913ء میں سمجھا جاتا ہے جب چودھری فتح محمد صاحب سیال یہاں آئے تھے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام یوکے اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آپؑ کے دعویٰ مجددیت کے ساتھ ہی پہنچ گیا تھا جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت ایک خط اور انگریزی اشتہار جس کی آٹھ ہزار کاپیاں چھپوا کر ہندوستان اور انگلستان میں موجود مشہور اور معزز پادری صاحبان نیز مختلف سوسائٹیز اور مذاہب کے لیڈران تک جہاں جہاں اس زمانے میں اس پیغام کا پہنچنا ممکن تھا بھجوایا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ یوکے میں چارلز بریڈلا (Charles Bradlaugh) کے نام سے ایک پولیٹیشن جو ایک دہریہ تھا اسے آپ علیہ السلام کی دعوت 1885ء میں موصول ہوئی تھی۔ اس کا ذکر یہاں کے ایک اخبار کورک کانسٹیٹیوشن (Cork Constitution) نے اپنے 8/ جون 1885ء کے شمارے میں کیا تھا۔ اسی طرح دی تھیوسوفسٹ (Thesophist) سوسائٹی کے ایک بانی ہنری سٹیل آلکاٹ (Henry Steel Olcott) کو بھی یہ دعوت 1886ء میں موصول ہوئی تھی جس کا ذکر اس نے اپنے اخبار دی تھیوسوفسٹ کے ستمبر 1886ء کے شمارے میں کیا تھا۔

اس ویب سائٹ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دور مبارک پر ایک ٹائم لائن تیار کی گئی ہے جس پر مغرب میں پیغام حق پر مبنی حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز پائینیر (pioneer) مشنریز کے نام سے ایک اور ٹائم لائن تیار کی گئی ہے جس میں اوّلین مبلغین سلسلہ جس میں صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام شامل ہیں ان کا تعارف اور یوکے میں ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پادری پگٹ (Pigott) کے حوالے سے پیشگوئی پر ایک مفصل تحقیق تمام حوالوں کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح تاریخ پر مبنی مزید تحقیقی مضامین شائع کیے گئے ہیں جو نوجوان نسل پر اس بات کو واضح کریں گے کہ ان کا اور ان کے آباء کا ان ممالک میں آنے کا اصل مقصد کیا تھا۔ اس ویب سائٹ کا ایڈریس ہے:

history.ahmadiyya.uk

تو یہ بھی آج سے شروع ہوگی۔ ویسے تو شروع ہے لیکن باقاعدہ رسمی افتتاح بھی آج یہ کروانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ہمارے لوگوں کے لیے بھی، اپنوں کے لیے بھی، غیروں کے لیے بھی فائدہ مند ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 25/ نومبر 2022ء صفحہ 5 تا 10)

ادارہ الفضل آن لائن کی کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الٰہی
4. ارشادات نور
5. کتاب تعلیم کی تیاری
6. ذیلی تنظیموں کا تعارف اور ان کے مقاصد
7. مجد دین اسلام۔ تعارف و کارہائے نمایاں
8. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
9. جماعت احمدیہ کا نظام خلافت
10. اداریئے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد اول
11. حیات نور الدینؓ
12. دعا، ربوبیت اور عبودیت کا کامل رشتہ ہے
13. قرآنی انبیاء
14. معلمین وقف جدید کے لیے مشعل راہ
15. جامع المناهج والاساليب
16. اداریئے جلد دوم (زیر تکمیل)
17. بچوں کی تقاریر از فرخ شاد (زیر تکمیل)
18. ہجری شمسی مہینوں کا تعارف (زیر تکمیل)

یہ تمام کتب اس لنک پر پڑھی جا سکتی ہیں: https://www.alfazlonline.org/adaraykikutub

مترجم: ابو سلطان

ڈائری عابد خان سے ایک ورق

اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز

ایک بہت جذباتی ملاقات

اللہ کے فضل سے میں مختلف ممالک میں کئی احمدیوں سے ملا ہوں اور گزشتہ چند سالوں کے ان کے تجربات سنے ہیں۔ تاہم میری ایک نہایت غیر معمولی اور جذباتی گفتگو Nagoya میں اس شام کو ہوئی جب میں ایک انڈونیشین خاتون مکرمہ Ina Sakinnah Gunawem سے ملا۔

6/ فروری 2011ء کو ان کے شوہر ان تین احمدیوں میں سے ایک تھے، جنہیں نہایت بے دردی سے اور ظالمانہ طریق پر انڈونیشیا کی گلیوں میں ایک مشتعل ہجوم نے شہید کر دیا گیا تھا۔ اس دوران پولیس اور دیگر صاحبان اقتدار پاس کھڑے رہے مگر کوئی کاروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ مجھے ان حملوں کی چند ویڈیو کلپس یاد ہیں جو میں نے دیکھے تھے اور جن میں انسانیت کی سفاکانہ طور پر دھجیاں اڑائی گئی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ وہ ہولناک مناظر دیکھنے کے بعد میری طبیعت نہایت بوجھل ہوگئی تھی۔

جب Ina صاحبہ سے میری ملاقات ہوئی تو ابتدا میں مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ ان تین شہداء میں سے ایک کی بیوہ ہیں کیونکہ انہوں نے خود اپنا تعارف نہیں کروایا تھا۔ تاہم 2011ء کے حملوں کے بعد انہوں نے دوبارہ شادی کرلی تھی اور اب وہ اپنے نئے خاوند کے ساتھ تھیں جنہوں نے مجھے ان کی گزشتہ کہانی سنائی۔ تب میں نے Ina صاحبہ سے ان کی زندگی کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے اپنے سابق شوہر Tubaqus Chandra Mubarak شہید کے ساتھ گزاری تھی اور اب جو وقت ان کی شہادت کے بعد گزرا تھا۔ Ina صاحبہ نے بتایا کہ:

’’مبارک صاحب سے شادی کے بعد ایک لمبے عرصے تک میں امید سے نہ ہو پا رہی تھی لیکن الحمد للہ شادی کے آٹھ سال بعد اللہ نے ہماری دعاؤں کو سنا اور میں امید سے ہوگئی۔ تاہم یہ اللہ کی رضا تھی کہ جب میں پانچ ماہ کی حاملہ تھی تو میرے شوہر کی شہادت ہوگئی۔ اس لئے انہیں اپنے بیٹے کو دیکھنے کا موقع نہ ملا۔‘‘

پھر انہوں نے ایک بچے کی طرف اشارہ کیا جو چند میٹر دور کھیل رہا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ان کا ’’معجزاتی بچہ‘‘ ہے جو ان کے شوہر کی شہادت کے چند ماہ بعد پیدا ہوا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کے شوہر نے انہیں کہا کہ ان کے بچے کو احمدیہ مشنری بننا ہے اور یہ کہ وہ دعا کرتی ہیں کہ ان کی یہ خواہش پوری ہو۔

Ina صاحبہ نے مجھے اپنے شوہر کی شہادت کے بارے میں بتایا کہ:

’’چونکہ میں امید سے تھی۔ اس لئے میں نے انہیں گھر پر رہنے کو کہا۔ مگر انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ مسجد کی حفاظت کریں اس لئے وہ چلے گئے۔ کچھ دیر بعد میں مجھے پتہ چلا کہ ان پر حملہ ہوا ہے اور وہ جانبر نہ ہو سکے۔ یہ سن کر مجھے نہ تو غصہ آیا اور نہ بے چینی ہوئی۔ میں مکمل پرسکون رہی۔ میں اس کیفیت کو بیان تو نہیں کرسکتی لیکن ایسا ہی تھا جو میں نے محسوس کیا یا جو اس وقت سے اب تک میں محسوس کر رہی ہوں۔‘‘

ہماری ملاقات کے دوران اس موقع پر Ina صاحبہ جذباتی ہوئیں جب انہوں نے اپنے شوہر کی شہادت کے بعد حضور انور کی شفقت اور محبت کا ذکر کیا۔ بہتے ہوئے آنسوؤں سے کہنے لگیں۔

’’جب میرے شوہر کی شہادت ہوئی مجھے حضور انور کی طرف سے ایک پیغام ملا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر مجھے کبھی بھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ کو بتاؤں۔ ہمارے لئے اتنی فکرمندی کے ساتھ حضور انور نے لوکل جماعت کو ہدایت فرمائی کہ میرے لیے ایک گھر کا انتظام کریں اور مالی معاونت بھی کریں۔ تاہم جب مجھے بتایا گیا تو میں نے جماعت کو بتایا کہ مجھے گھر یا پیسے نہیں چاہئیں اور میں صرف پیارے آقا کی دعاؤں کی طلبگار ہوں۔ کیونکہ حضور انور کی دعائیں میرے شامل حال ہیں اس لئے نہایت خوش قسمت ہوں۔ میں ہمیشہ حضور انور کی شفقت اور محبت کی وجہ سے ممنون رہتی ہوں۔ زندگی میں ہر لحاظ سے میں خوش اور مطمئن ہوں۔‘‘

Ina صاحبہ نے اپنی گفتگو کے اختتام پر مجھے اپنی ایک خواب سنائی اور یہ بھی کہ وہ کس طرح پوری ہوئی جو انہوں نے اپنے شوہر کی شہادت سے قبل دیکھی تھی۔ انہوں نے بتایا:

’’اپنے شوہر کی شہادت سے دو ماہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ وہ اس بات کو بہتر سمجھتے ہیں کہ جماعت میرا خیال رکھے بجائے اس کے کہ وہ رکھیں۔ اور پھر ان کی شہادت کے بعد حضور انور نے مجھے فرمایا کہ جماعت ہمیشہ میرا اور میری فیملی کا خیال رکھے گی۔ الحمد للہ‘‘

میری ملاقات Ina صاحبہ کے موجودہ شوہر سے بھی ہوئی جن سے انہوں نے پہلے شوہر کی شہادت کے بعد شادی کی تھی۔ ان کا نام بشارت احمد محمود تھا اور تعلق قادیان سے تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب انہیں انڈونیشیا کے شہداء کے بارے میں علم ہوا تو ان کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ ان شہداء میں سے کسی کی بیوہ سے شادی کریں۔ بعد ازاں انہوں نے مناسب وقت پر رشتہ بھجوایا جس کو Ina صاحبہ نے دعا کے بعد قبول کرلیا۔ موصوف ان کے شہید شوہر اور بیٹے کا بہت احترام اور محبت سے ذکر کرتے رہے۔

مکرم بشارت صاحب نے بتایا کہ:

’’میں نے دو سال کی عمر میں اپنے والد کو کھو یا تھا اور میں ہمیشہ ایک کمی کا احساس اپنے اندر محسوس کرتا تھا۔ تاہم Ina صاحبہ کے بیٹے نے تو پیدائش سے پہلے ہی اپنے والد کو کھو دیا ہے۔ اگرچہ میں اس کا حقیقی والد نہیں ہوں لیکن میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اس سے محبت اور خیال رکھنے میں اپنے بچے سے زیادہ توجہ دوں گا۔‘‘

احمدیوں کے جذبات

ایک دوسرے دوست جن سے میں ملا وہ مکرم محمد ابراہیم صاحب (بعمر 24 سال) تھے۔ موصوف جاپان میں پیدا ہوئے اور پلے بڑھے۔ اب جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پانچویں سال میں زیر تعلیم تھے۔ وہ جاپان کے تین طلباء میں سے ایک تھے جو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم تھے۔ دورہ کے دوران ابراہیم صاحب میرے اچھے دوست بن گئے اور جاپانی غیر

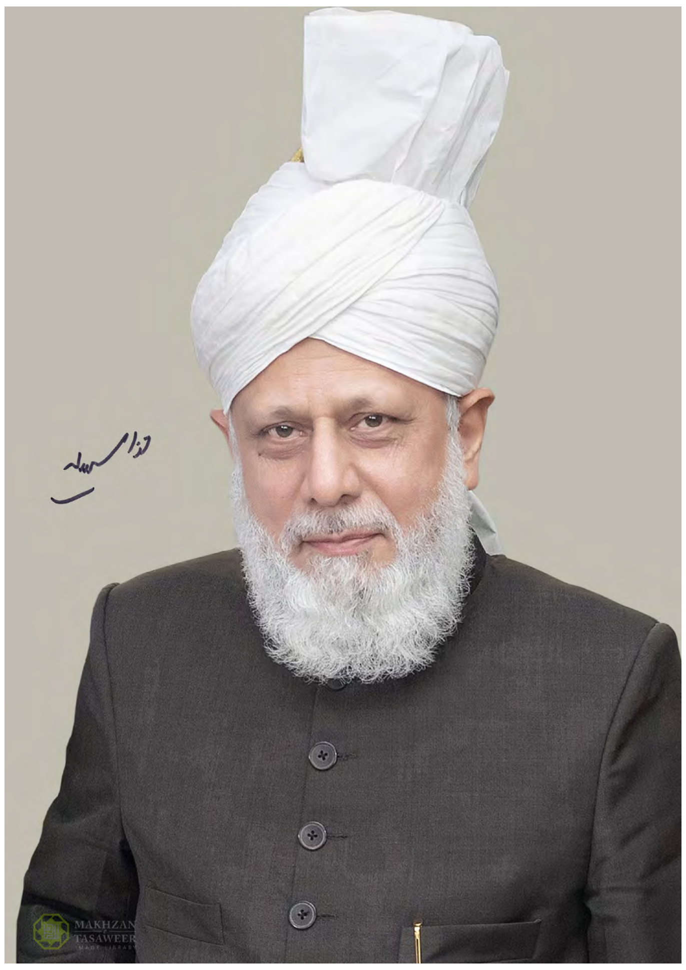

مسلموں سے ملاقات کے دوران بطور مترجم خدمات بجالاتے رہے۔

حضور انور کے دورہ کی اہمیت کے بارے میں ابراہیم صاحب نے بتایا:

’’جاپان ایک ایسا ملک ہے جہاں بہت سے لوگ خدا پر ایمان نہیں رکھتے اور جھوٹے خداؤں کو پوجتے ہیں اس لئے میں ذاتی طور پر نہایت مشکور ہوں کہ حضور انور پوری دنیا میں دورہ فرماتے ہیں اور خدائے واحد کا پیغام پھیلاتے ہیں خاص طور پر حضور نے جاپانی قوم کے لئے بھی دورہ فرمایا ہے۔‘‘

میری ملاقات ایک ملائیشین نو مبائع مکرم Musa Masran صاحب (بعمر 56 سال) سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے ملائیشیا آنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:

’’میں نے یہ سفر صرف اپنے روحانی لیڈر سے ملاقات کے لئے اختیار کیا ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ اپنے خلیفہ کو دوبارہ دیکھوں۔ حضور انور کو دیکھنے کے بعد مجھے لگتا ہے کہ میں ریچارج ہوگیا ہوں اور میرے ایمان میں اضافہ ہوا ہے۔ میرے نزدیک صرف ایک لفظ ہے جس سے خلافت کو بیان کیا جا سکتا ہے اور وہ ہے ’’محبت‘‘۔ میرے اور خلافت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے۔ ہماری محبت دو طرفہ ہے نہ کہ یک طرفہ جیسا کہ دنیاوی لیڈرز اور لوگوں کے درمیان ہوتی ہے۔‘‘

ایک بے ضرر ٹینس کورٹ

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد واپسی پر رات 10 بجے حضور انور نے مسجد کے ساتھ ملحقہ ایک ٹینس کورٹ دیکھا جہاں دو جاپانی لڑکیاں کھیل میں مشغول تھیں۔

صدر صاحب جماعت کچھ پریشان لگ رہے تھے کہ حضور انور مسجد سے ملحقہ ٹینس کورٹ کو نماز میں خلل کی وجہ سے شاید ناپسند فرمائیں۔ غالباً حضور انور نے ان کے خیالات کو بھانپ لیا اور فرمایا:

’’اس میں کیا مسئلہ یا دقت ہے؟ آخر کار مسجد فضل لندن کے ساتھ بھی تو ایک ٹینس کورٹ ہے۔‘‘

وقف نو کلاس

19 نومبر 2015 کو حضور انور نے واقفین نو اور واقفات نو کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد فرمایا۔ واقفین نو کی کلاس میں

بقیہ صفحہ 13 پر

ابن الیف آر بسمل

حضرت ابو بکر صدیقؓ

خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مدح میں فرماتے ہیں:-

وانی اری الصدیق کالشمس فی الضحی
ماٰثرہ مقبولۃ عند ھو جر
وکان لذات المصطفی مثل ظلہ
و مھما اشار المصطفی مثل ظلہ
و مھما اشار المصطفی قام کالجری

یعنی میں (ابو بکر) صدیق کو چاشت کے سورج کی طرح پاتا ہوں۔ آپ کے مناقب و اخلاق ایک روشن ضمیر انسان کی نگاہ میں مقبول ہیں۔ وہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپؐ کے سائے کی مثل تھا اور جب بھی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تو وہ بہادر کی طرح اٹھ کھڑا ہوا۔
(القصائد الاحمدیہ صفحہ 188)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قرآن میں ذکر

اِلَّا تَنۡصُرُوۡہُ فَقَدۡ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذۡ اَخۡرَجَہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
(توبہ: 40)

یعنی اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر کہ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہجرت کی تو صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے لیا... جب آپ ہجرت کر کے نکلے اور غار (ثور) میں جاکر پوشیدہ ہوئے تو دشمن بھی تلاش کرتے ہوئے وہاں جا پہنچے۔ ان کی آہٹ پاکر حضرت ابو بکرؓ گھبرائے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا۔ کہتے ہیں کہ وہ نیچے اتر کر اس کو دیکھتے بھی گئے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا۔ اسے دیکھ کر ایک نے کہا کہ یہ جالا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے اس لئے وہ واپس چلے گئے۔ یہی وجہ ہے جو اکثر عنکبوت سے محبت کرتے آئے ہیں۔‘‘
(تفسیر مسیح موعود جلد 4 صفحہ 258)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ
(النور: 20)

یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ جانتا ہے جب کہ تم نہیں جانتے۔

فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا: شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے صدیق اکبر مراد ہیں۔
(قرآن مجید مع ترجمہ و تشریح مرتبہ حضرت مولانا محمد سعید
از درس القرآن حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول صفحہ 735 حاشیہ)

وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَ السَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ وَ الۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۪ۖ وَ لۡیَعۡفُوۡا وَ لۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ
(النور: 23)

اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں حضرت ابو بکر صدیق کو اولو الفضل (صاحب فضیلت) فرمایا ہے۔‘‘
(حقائق القرآن جلد سوم صفحہ 210)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابو بکر نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بیجا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم۔ تب حضرت ابو بکر نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔‘‘
(تفسیر مسیح موعود جلد 6 صفحہ 245 – 246)

جمع قرآن

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ جمع قرآن ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

’’نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ابو بکر کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔ سب سے پہلا اہم کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے۔‘‘
(خطابات نور صفحہ 249)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مشابہت

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک جگہ فرمایا ہے:

’’ایک دفعہ کچھ قیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ:
یہ تو ہماری قوم کے لوگ ہیں ان کو چھوڑ دیا جاوے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ بیٹا باپ کو اور باپ بیٹے کو قتل کرے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر، ابراہیم ہے اور عمر، نوح ہے۔‘‘
(ارشادات نور جلد سوم صفحہ 184)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی
حضرت ابو بکرؓ سے منفرد مشابہت

مرقات الیقین فی حیات نور الدین کے دیباچہ میں کئی مشابہتوں کا ذکر ہے۔ ایک منفرد مشابہت کا یہاں ذکر کرنا مقصود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’حضرت ابو بکر صدیق ...سید الانبیاء اور معصوموں کے امام صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پہلو میں دفن کئے گئے اور آپ خدا کے حبیب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے نہ زندگی میں اور نہ موت کے بعد۔‘‘
(سر الخلافہ اردو ترجمہ صفحہ 72)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کے ایک خط کے جواب میں لکھا:

’’آپ نے لکھا تھا کہ رفاقت اور دوستی میں مجھے نسبت فاروقی ہے مگر میرے خیال میں آپ کو نسبت صدیقی ہے کیونکہ انشراح صدر سے ایثار، مال اور رفاقت تک مستعد ہونا یہ ہمت صدیقی ہے اور میں جس نیت سے آپ کو تکلیف دیتا ہوں وہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔‘‘
(مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر 3 صفحہ 116-117)

حضرت مولوی نور الدین خلیفہ اولؓ بھی اپنے امام سے نہ اس دنیا میں جدا ہوئے اور نہ موت کے بعد۔ آپ بھی اپنے امام مسیح موعود علیہ السلام کی قبر کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

اے مرے آقا جناب نور دیں مصطفیٰ
اے کہ تیری ذات ہے آئینہ صدق و صفا
اور خلافت کی ردا بھی تجھ کو تھی برحق ملی
متصل قبر مسیح سے قبر بھی تجھ کو ملی

دعا کا تحفہ

دُعائے ختم قرآن

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن ختم ہونے پر یہ دُعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْآنِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً
اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ
تِلَاوَتَہٗ آنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
(احیاء علوم الدین للغزالی جز اوّل صفحہ 278)

ترجمہ: اے اللہ! مجھ پر قرآن کی وجہ اور واسطہ سے رحم فرما۔ اور قرآن کو میرے لئے پیشوا اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے اللہ! اس میں سے جو مَیں بھول جاؤں وہ مجھے یاد کروا دے اور جس کی مجھے سمجھ نہیں وہ مجھے سکھا دے اور مجھے رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما اور اے ربّ العالمین! قرآن کو میرے لئے حجت بنا دے۔ آمین
(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 87-88)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

شبیر احمد ثاقب

میری اہلیہ محترمہ
امۃ الرافع مرحومہ

میری اہلیہ مکرمہ امۃ الرافع مرحومہ مکرم چوہدری غلام باری باجوہ کے ہاں 10/ نومبر 1957ء کو چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں۔آپ کے والدِ محترم محکمہ مال میں ملازم رہے اور دورانِ ملازمت آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے دفتر میں سرکاری ملازم کے طور پر کام کرنے کا اعزاز حاصل رہا۔

محترمہ امۃ الرافع صاحبہ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا کے بھائی چوہدری فتح علی باجوہ صاحب کے ذریعہ 1903ء میں ہوا۔جنہوں نے حضرت بابو قاسم دینؓ امیر ضلع سیالکوٹ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی مگر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زیارت کا موقع نہ ملا۔آپ کے نانا حضرت چوہدری محمد دیوان کاہلوںؓ، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔آپ کا ددھیالی خاندان 1971ء میں سیالکوٹ سے ربوہ شفٹ ہوگیا تھا۔لہٰذا مرحومہ کی ابتدائی تعلیم سیالکوٹ اور بعد ازاں آپ نے ربوہ میں ایم اے عربی کیا۔

میری اہلیہ بیان کیا کرتی تھیں کہ ہمارے رشتے کی تجویز جب ان کے گھر گئی تو دو اور رشتے بھی زیرِ غور تھے جو ہماری نسبت متمول اور دنیاوی لحاظ سے بڑی حیثیت کے حامل تھے، تو مرحومہ نے اپنی والدہ سے کہا کہ دنیاوی حیثیت والے رشتے کی بجائے دین کو ترجیح دیں، اس لیے انہوں نے واقفِ زندگی کا انتخاب کیا اور اپنے آپ کو عملاً وقف کر دیا اور ایک واقفِ زندگی کے ساتھ وقف کی روح اور وقف کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزاری۔ ہماری شادی 13/ فروری 1991ء کو ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں چار بیٹے عطا فرمائے جن میں سے بڑے دو بیٹے عزیزم توقیر احمد اور عزیزم توصیف احمد وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں پیش کیے جبکہ چھوٹا بیٹا عزیزم تصویر احمد واقفِ زندگی ہے اور چھٹے سال میں زیرِ تعلیم ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ بے انتہا خوبیوں کی مالک اور اوصافِ حمیدہ سے متصف تھیں۔آپ متوکل علی اللہ اور خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان رکھتی تھیں۔پنجوقتہ نمازوں میں اس قدر پختہ تھیں کہ آخری بیماری کے دوران جب تک ہوش رہی بیڈ یا سٹریچر پر بھی نماز ترک نہ کی۔

تمام عمر روزے باقاعدگی سے رکھا کرتی تھیں۔آخری چند سالوں میں دل کے عارضہ اور ذیابیطس وغیرہ کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکیں تو ان روزوں کا فدیہ ادا کرتی رہیں، روزانہ تلاوت قرآن کریم کی عادی تھیں۔مرحومہ رمضان میں تین سے چار مرتبہ قرآنِ کریم کا دَور مکمل کیا کرتی تھیں۔امسال 17 رمضان کو جب آپ ہسپتال داخل ہوئیں تو قرآن کریم کے تین دَور مکمل کر چکی تھیں۔

آپ کا خلافت اور نظامِ جماعت سے بے حد محبت وعقیدت کا تعلق تھا۔خطبہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ حد درجہ انہماک، شوق اور باقاعدگی سے سنتیں۔آپ عام طور پر تین مرتبہ خطبہ سنا کرتی تھیں۔

آپ مالی قربانی میں پیش پیش رہا کرتی تھیں حضرت خلیفۃ المسیح جب بھی تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے سال کے آغاز کا اعلان فرماتے تو آپ اسی روز اپنی کُل ادائیگی گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ادا کر دیا کرتی تھیں اور کوشش کرتی تھیں کہ سب سے پہلے میری رسید کٹے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بعض مواقع پر انہیں سچی خوابیں بھی دکھائیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات سے ایک دن قبل آپ نے خواب میں دیکھا کہ چاند ڈوب گیا ہے اور اگلے روز حضورؒ کی وفات ہو گئی۔اسی طرح جب آپ کالج میں پڑھتی تھیں تو آپ نے بی اے کے رزلٹ سے ایک دن قبل دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ امۃ الرافع پاس ہوگئی ہے۔چنانچہ اگلے روز جب نتیجہ نکلا تھا اور آپ کالج گئیں تو بعینہٖ انہی الفاظ میں کسی نے آپ کو مخاطب کر کے بتایا کہ امۃ الرافع پاس ہوگئی ہے۔ان کی تعلیم ایم اے بی ایڈ تھی۔انہوں نے 1988ء سے 2017ء تک بطور ٹیچر مختلف گورنمنٹ اسکولز میں خدمت کی توفیق پائی۔آخری پندرہ سال گورنمنٹ فضل عمر ہائی اسکول ربوہ میں خدمت کی اور فضل عمر اسکول سے ہی ریٹائر ہوئیں۔وفات کے موقع پر فضل عمر اسکول کی ٹیچرز اور اسٹاف نے آپ کی بہت سی خوبیاں بیان کیں اور آپ کی خدمات کو سراہا۔اسکول کی طالبات کی آپ پسندیدہ ٹیچر تھیں۔

مرحومہ ایک غریب پرور اور صلہ رحمی کا وصف رکھنے والی خاتون تھیں۔اپنے سسرال کے احمدی وغیر احمدی رشتہ داروں سے بہت عزت و احترام کا تعلق تھا۔اعلیٰ تعلیم یافتہ اور آبائی خاندان کے متمول ہونے کے باوجود کسی قسم کا تفاخر نہ تھا۔طبیعت میں سادگی و عاجزی تھی۔جب کبھی سسرالی گاؤں جانا ہوتا تو ہر بچے کے لیے علیحدہ علیحدہ چیزیں بطور تحفہ لے کر جاتیں اور ایک ایک بچہ کا نام لے کر اُسے بلا کے تحفہ دیتیں۔تمام رشتہ داروں میں اُن کا قدر و احترام تھا۔آپ ہر رشتہ میں مثالی خاتون تھیں، بہت اچھی بیوی، بہترین ماں، بہت پیاری بہو، بہت پیار اور احترام کرنے والی بھابھی اور بہت خیال رکھنے والی نند تھیں۔

ایک واقفِ زندگی کی بیوی کو جس طرح ہونا چاہیے، اس حوالہ سے بھی آپ ایک مثالی بیوی تھیں اور اپنے آپ کو عملاً وقف کر دیا تھا۔اگر کوئی آپ سے بیرونِ ملک منتقل ہونے کا ذکر کرتا تو آپ کہتیں کہ میرے خاوند واقفِ زندگی ہیں۔جہاں وہ رہیں گے میں وہیں رہوں گی۔میرے کاموں کی انہیں بہت فکر ہوا کرتی تھی اور اس کے لیے باقاعدہ دعائیں کرتیں اور پوچھتی رہتی تھیں۔اُن کی نیک عادات، بے لوث خدمت، اخلاص اور گھریلو زندگی کو احسن طریق پر چلانے کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے گھر کو جنت بنایا۔مجھے اور میرے خاندان کو انہوں نے بہت عزت دی۔میری بہنیں اور بعض دیگر خواتین کہا کرتی ہیں کہ آپ کے گھر میں جو سکون ملتا اور پرسکون نیند آتی ہے اور کہیں نہیں آتی۔

آپ نے اپنے بچوں کی نہایت عمدہ تربیت کی۔چاروں بچے بفضل اللہ تعالیٰ پنجگانہ نماز کے عادی، خلافت سے محبت اور نظامِ جماعت کی اطاعت کرنے والے اور خدمتِ دین کو سعادت سمجھنے والے ہیں۔بیٹا توصیف احمد بیان کرتا ہے کہ امی جب بھی فون پر بات کرتیں تو نماز اور تلاوت کا ضرور پوچھا کرتیں اور باآواز بلند تلاوت کی تلقین کیا کرتیں۔آپ نے اپنے چاروں بچوں کو قرآنِ کریم خود پڑھایا۔

ان کی چھوٹی بہن مکرمہ امۃ الہادی بیان کرتی ہیں کہ گورنمنٹ سروس ہونے کی وجہ سے انہیں لجنہ اماء اللہ میں خدمت کا زیادہ موقع تو نہ ملا مگر گورنمنٹ سروس سے پہلے کچھ عرصہ مرکز میں ناصرات کے شعبہ میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔نیز لجنہ کے اجلاسات اور پروگراموں میں آپ بڑی باقاعدگی سے شامل ہوا کرتی تھیں۔مرکز کی ہدایت کے مطابق آپ گھر میں فیملی کلاس کا اہتمام کیا کرتی تھیں۔لجنہ اماء اللہ کی جانب سے کتبِ حضرت مسیح موعودؑ میں سے جو کتاب مقرر ہوتی نہ صرف اُس کا باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتیں بلکہ مشکل الفاظ اور عبارات کو خاکسار سے حل بھی کرواتیں۔

آپ کی طبیعت میں ہمسایوں سے حسنِ سلوک نمایاں تھا۔اکثر و بیشتر جب بھی گھر میں کوئی اچھی چیز تیار ہوتی تو ہمسایوں کو ضرور بھجواتی تھیں۔مہمان نوازی کا خلق بھی نمایاں تھا۔مرکز میں گھر ہونے کی وجہ سے اکثر خاندان کے احباب ہمارے گھر آتے تو خندہ پیشانی سے مہمان نوازی کرتیں۔مختلف مواقع پر آپ نے بیس سے تیس افراد کا کھانا خود اپنے ہاتھ سے تیار کر کے مہمانوں کی ضیافت کی۔

آپ پردے کا نہایت پابندی سے اہتمام کیا کرتی تھیں۔آپ ایک سلیقہ شعار، نفیس، شائستہ اور گھر کے جملہ امور کو بطریقِ احسن ادا کرنے والی، ہر قسم کی ریاکاری سے پاک، رکھ رکھاؤ اور خاندانی روایات کا بہت خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔سادہ اس قدر تھیں کہ توفیق ہونے کے باوجود کبھی موبائل فون نہیں رکھا۔

آپ کو حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ نے بطورِ تبرک جائے نماز دیا تھا جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو اپنا مستعمل کپڑا بطور تبرک تحفتاً بھجوایا۔2010ء میں جب آپ کا بائی پاس آپریشن ہوا تو حضور انور نے مکرم محمد اسلم منگلا مرحوم پرائیویٹ سیکرٹری کو بھجوا کر تیمارداری کی۔ بیٹا تاثیر احمد بیان کرتا ہے کہ امی کو قادیان جانے کا متعدد بار موقع ملا۔مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، بیت الدعا و دیگر مقامات مقدسہ پر بڑے ذوق و شوق سے جاتیں اور عبادات اور دعاؤں کا بہت موقع ملا۔آپ ایک دعاگو خاتون تھیں جس نے بھی کبھی دعا کیلئے کہا اکثر ان کے نام لے کر ان کے لیے دعا کیا کرتی تھیں۔

آپ نے قریباً 6 ماہ کا عرصہ بیماری کی حالت میں گزارا اور اپنی تکلیف دہ بیماری کو بڑے صبر و حوصلہ سے برداشت کیا۔آپ 22/ ستمبر 2022ء کو دوپہر پونے بارہ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ (نصیر آباد) میں ہوئی۔آپ کے پسماندگان میں خاوند، چار بیٹے، چار بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ غائب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17/ نومبر 2022ء کو مسجد مبارک ٹلفورڈ، اسلام آباد یو کے میں پڑھائی۔

آپ کی وفات پر تعزیت کرنے والے احباب اور عزیز و اقارب آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی دعائیں اور خوبیاں آپ کے بچوں کو نصیب ہوتی رہیں۔آمین

رپورٹ: منیب احمد چٹھہ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن برائے پولینڈ

جلسہ سیرت النبیؐ جماعت احمدیہ پولینڈ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جماعت احمدیہ پولینڈ کو 11/نومبر 2022ء بروز جمعہ پولینڈ (Poland) کے دارالحکومت وارسا (Warsaw) میں واقع مشن ہاؤس میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جلسہ صبح 11:30 بجے مکرم بشارت احمد شاہد مبلغ سلسلہ ونیشنل صدر جماعت لٹویا کی زیرصدارت شروع ہوا۔ مکرم بشارت احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں پولینڈ آئے ہوئے تھے۔ ہم نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلسہ کا پروگرام بنالیا اور انہیں بھی شامل ہونے کی دعوت دی۔

جلسہ سیرت النبیؐ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ایک عرب احمدی بھائی مکرم محمود ہمدان صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت جماعت پولینڈ نے سورت البقرہ کی آیات 255-256 کی تلاوت اور پولش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم رشید احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو و وصایا نے ان آیات کا اُردو ترجمہ تفسیر صغیر سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد خاکسار (منیب احمد چٹھہ مبلغ سلسلہ وصدر جماعت) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ ملفوظات پہلے پولش زبان میں، پھر اُردو زبان میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد مکرم بشارت احمد شاہد مبلغ سلسلہ نے نبی اکرمؐ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں دعوت الیٰ اللہ اور تبلیغ اسلام احمدیت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو ایک خاص جذبے اور ذوق وشوق سے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا پولش زبان میں ترجمہ مکرم ڈاکٹر ایاز احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے ساتھ ساتھ پیش کیا۔

بشارت احمد شاہد مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لٹویا آنے سے قبل لتھوانیا، قرغیزستان اور ازبکستان میں بھی خدمت سلسلہ کی توفیق مل چکی ہے۔ علاوہ ازیں آپ کو ازبک اور قرغیز زبان میں ماسٹرز کرنے اور ان دونوں زبانوں میں ترجمہ قرآن کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ آپ 30 سے زائد کتب کا بھی ترجمہ کر چکے ہیں۔ آجکل جماعت کی قرغیز زبان اورلٹوین زبان کی ویب سائٹس کی نگرانی کی توفیق بھی پا رہے ہیں۔

دعا سے قبل احباب جماعت کو سوالات کرنے کا موقع بھی دعا گیا۔ سوال تو کسی نے نہیں کئے، تاہم بعض احباب نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم بشارت احمد شاہد مبلغ سلسلہ نے دعا کروائی اور دعا کے ساتھ ہی جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کے اختتام کے ساتھ ہی نماز جمعہ کا وقت ہوگیا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ پولش اور اردو زبان میں پیش کیا، نماز جمعہ وعصر پڑھائی۔ اس کے بعد تمام احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ لائیو سنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو احباب جماعت اپنے گھروں سے تیار کر کے لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب جماعت نے یہ پروگرام بہت پسند کیا اور یہ تجویز دی کہ ایسے پروگرام وقتاً فوقتاً ہوتے رہنے چاہئیں۔ اس طرح جماعت کے دوستوں کو مل بیٹھنے کا موقع ملتا ہے جو تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس سے قبل اس طرح کہ پروگرام آنلائن ہوتے رہے تھے۔ مکرم رشید احمد صاحب اُن کی اہلیہ محترمہ اور بیٹا عزیزم حزقیل احمد نیشنل جنزل سیکرٹری، سیکرٹری تبلیغ نے تقریباً 120 کلومیٹر کا سفر کر کے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اور مکرم فہیم احمد صاحب نے 350 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شرکت کی۔

آج کے جلسہ سیرت النبیؐ میں شامل ہونے والے

انصار: 4

خدام: 4

طفل: 1

لجنہ: 5

ناصرات: 2

بچے: 2

مہمان: 3

ٹوٹل تعداد: 21 تھی۔ جن میں سے 7 افراد لوکل پولش احمدی تھے۔

الحمدللہ

جلسہ سیرت النبیؐ میں شریک ہونے والے تمام احباب وخواتین کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پولینڈ کو بے شمار ترقیات سے نوازے اور پولینڈ جماعت کو اپنے فضلوں سے بڑھاتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

بقیہ: اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز...... از صفحہ 10

ایک نوجوان جاپانی بچے نے تلاوت کی لیکن بدقسمتی سے لوکل جماعت نے ترجمہ کا انتظام نہ کیا جیسا کہ بالعموم وقف نو کلاسز میں ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ’’پروگرام میں ترجمہ کو شامل کرنا ضروری ہے ورنہ بچے کس طرح سمجھیں گے کہ کیا پڑھایا جارہا ہے اور کیسے سیکھیں گے ؟‘‘

میرا ذاتی خیال تھا کہ فوری طور پر ترجمہ کا انتظام اسی وقت کیا جا سکتا تھا۔ اگرچہ قرآن کریم کے ترجمہ کی کوئی کاپی نہ بھی ہوتی پھر بھی کئی احباب کے موبائل پر یا Tablet کی مدد سے قرآن کریم کا ترجمہ لیا جا سکتا تھا۔ اس طرح alislam.org سے بھی مدد لی جا سکتی تھی۔

افسوس ہے کہ کلاس کے بعض دوسرے حصوں میں تیاری کی کمی نظر آئی۔ مثال کے طور پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش گئے تو ان میں اردو تلفظ کی کئی اغلاط تھیں۔ تاہم کلاس کے آخر میں حضور انور نے انتظامیہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ بات نہایت اہم ہے کہ ایسی کلاسز کے لئے بچوں کو اچھی طرح تیاری کروائی جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کا قصور نہیں ہے کیونکہ ان سے توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ جملہ تلفظ درست طور پر ادا کر سکیں لیکن یہ دراصل بڑوں کی ذمہ داری ہے کہ انہیں پڑھائیں اور اچھی طرح تیاری کروائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے لئے حضور انور کی تعظیم

دوران کلاس ایک خادم نے اردو نظم پڑھی جو حضور انور کے بارے میں لکھی گئی تھی۔ اس نظم میں الفاظ ’’امام الزمان‘‘ بھی استعمال کیا گیا تھا۔ جونہی یہ نظم ختم ہوئی حضور انور نے فرمایا کہ یہ اصطلاح امام الزمان صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مستعمل ہے۔ اس لئے اس کو بدل دینا چاہئیے کیونکہ یہ نظم خلیفہ وقت کے لئے ہے۔ حضور انور نے ایم ٹی اے کو ہدایت فرمائی کہ آن ائر کرنے سے پہلے اس حصہ کو بدل لیں۔

یہ حضور انور کی عاجزی اور آپ کی حضرت مسیح موعور علیہ السلام کے لئے تعظیم اور اکرام کی ایک مثال ہے۔ حضور انور نے پسند نہ فرمایا کہ کوئی بھی ایسی چیز آن ائر ہو جو (نعوذ باللہ) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقام ومرتبہ کو کسی طرح سے بھی تذبذب میں ڈالے یا اس کے مخالف ہو۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سے ملاقات

کلاس کے بعد میری ملاقات مکرم احسان رحمت اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان سے ہوئی۔ مکرم احسان صاحب کا تعلق انڈونیشیا سے ہے اور آپ کو حضور انور نے گزشتہ دورہ جاپان 2013ء میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقرر فرمایا تھا۔

اپنے فرائض کی ادائیگی اور حضور انور کی قربت کی سعادت حاصل ہونے کے بارے میں مکرم احسان صاحب نے بتایا کہ:

’’گزشتہ چند دنوں میں مجھے حضور انور کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مثال کے طور پر مجھے، حضور انور کی معیت میں لفٹ میں ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور ایک موقع پر حضور نور نے میرا ہاتھ بھی پکڑا۔ ان لمحات میں مجھے ایسے لگا جیسے میں کسی الگ دنیا میں ہوں اور کسی روحانی دنیا میں ہوں۔‘‘

مکرم احسن صاحب نے مزید بتایا کہ:

’’حضور انور کی اقتداء میں جو پہلی نماز میں نے ادا کی وہ نہایت جذبات سے پر تھی۔ ابھی حضور انور نے تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ میں بے اختیار رونے لگا۔ یہ خیال کہ دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں میں سے ایک میں ہوں جس کو حضرت خلیفہ المسیح کی اقتدار میں نماز پڑھنے کا موقع مل رہا ہے، نہایت غیر معمولی تھا۔‘‘

(حضور انور کا دورہ جاپان نومبر 2015ء از ڈائری عابد خان)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں کہ:

ہمارے انتہائی مخلص خادم سلسلہ میجر ریٹائرڈ سعید احمد صاحب مورخہ 15/ نومبر 2022ء شام بعمر 80سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

مرحوم نے پاکستان آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد بطور نائب وکیل الدیوان تحریک جدید اور نائب وکیل المال اول تحریک جدید خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت اور نظام جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5/1شرح کے موصی تھے۔چندہ جات میں بہت باقاعدہ اور بر وقت ادائیگی کرنے والے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان ہوتے ہی اپنا وعدہ سو فیصد ادا کر دیتے اور اس کے بعد دوران سال ہر ماہ کے آغاز پر اضافی چندہ کی ایک معقول رقم جمع کرواتے رہتے۔

آپ انتہائی شریف النفس، عبادت گزار، تہجد گزار، دعاگو، با اخلاق شخصیت کے حامل بزرگ تھے۔ باسکٹ بال کے اچھے کھلاڑی تھے۔ پنجاب یونیورسٹی اور پاکستان آرمی کی ٹیم میں بھی کھیلتے رہے۔آپ کے والد چوہدری محمد بوٹا صاحب مرکز احمدیت کے ابتدائی آباد کاروں اور ابتدائی دوکانداروں میں سے تھے۔

آپ کی نماز جنازہ مؤرخہ 16/ نومبر 2022ء دوپہر ایک بجے ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی عبد الحلیم نے دعا کروائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آپ کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا ارحم الراحمین۔

ایک سبق آموز بات

اپنی صحت کا خیال رکھا کریں

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ نے ایک دفعہ یوکے میں مکرم ڈاکٹر جنرل محمد مسعود الحسن نوری کو تین باتوں کی طرف توجہ دلائی۔جن میں 2 کا تعلق صحت سے تھا۔فرمایا:

i۔ اپنی تعلیم پر زور دیں۔
ii- تاریخی صحت مند جگہوں کی سیر کیا کریں۔
iii۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔

(اداریہ: کھیل اور ورزش کی اہمیت و افادیت، الفضل آن لائن لندن 20/ جون 2020ء)

مرسلہ: ذیشان محمود۔ سیرالیون

فقہی کارنر

اتباع سنت آداب دعا میں سے ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

دعا کے لئے رِقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دُعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ اُن کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباع سنت ضروری ہے۔ مگر تلاشِ رقت بھی اتباعِ سُنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو، دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مَخذول ہوتا ہے۔حقیقت پرست بننا چاہئے۔مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے۔مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبانِ عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔

(الحکم 10/ ستمبر 1901ء صفحہ 9)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع و غروب آفتاب

28/ نومبر 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:19	17:37
مدینہ منورہ	05:24	17:33
قادیان	05:42	17:25
ربوہ	05:22	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:11	16:01